شب و روز * قال اللّٰہ قال الرسول کی شب میں صرف ہوا
لیکن بسبب تقدیر الٰہی کے * کہ لا ینال الانسان الا ما
قدر لہ * علم سے بے بہرہ تھا جسکو سنا کہ وہ عالم فاضل
پرہیزگار دیندار معقول و منقول کا ہی آپ ہے جاکر استفادہ
کرتا اور جو کچھ شک شبہہ کہ مسایل دینی میں ہوتے تو
پوچھتا انھا قابت ارشاد ہے بگا کہ فضلاء و صرکہا
علماء عصر جامع علوم معقول و منقول کاشف دقائق فروع
و اصول استاذ اور مربی میرے حضرت سید مولوی محمد حیدر
علی صاحب دفتر اعلی اللّٰہ شرفہ و در جاتہ * و ادام علی
العالمین برہ و فیوضاتہ * رامپور سے سنہ ۱۲۶۲ بارہ
سے باسٹھ ہجری میں وارد اکبرآباد کے ہوئے کہ شریعت
فرما ہوئے بہ مقتضی انکی احادیث میں ہر ایک کتاب ستہ وغیرہ
نصاب کے علم کا استفادہ کرتا اور ان تک پہنچا کے علم و فضل
اور کمالات کا شہرہ اطراف میں جو اب تک پایا لے کے ہوا
خاص و عام سب مستفید اور بہرہ مند ہوئے وہ شخص ہو
لیاقت ہی ایسے شخص کو کہا جتنے ہی آکر حاضر ہوا * الغرض

ایک مدت تو یونہیں آتا رہا اور مسئلے مسائل دین کے پوچھتا
رہا ایک روز بولا کہ حضرت ہم کہاں تک مسائل پوچھ
سکینگے عام دریائی مسائل کا کچھ حد شمار نہیں اور ہم لوگ
جاہل عربی فارسی کی کتابوں سے واقف نہیں التماس بندے کی
یہہ ہی کہ مسائل مشہور کی تحریر تکلیف کیجئے کہ یہہ نہایت ضرور
ہیں اور ہر مسلمان کو انکی احتیاج ہی اگر اردو زبان میں
مدنکو لکھوائیں تو نہایت فیض عام اور قریب فہم
عوام ہو * حضرت مولانا صاحب نے بہ سبب
اپنی قلت فرصت کے کہ اکثر اوقات درس و تدریس اور
ہدایت مخلوقات میں مشغول رہتے تھے اس عاجز کو ارشاد
فرمایا کہ تو یہہ مسائل فقہ کی معتبر کتابوں سے نقل کر کے بطور
ایک رسالے کے جمع کر دے تا کہ ایک فیض عام اور فائدہ تام
ہو جاوے * پس بندے نے فرمان لازم الاذعان اس جناب کا
سعادت دارین کی سمجھکر کئی ایک معتبر کتابوں سے جو
علمائے کہ متفق علیہ تھے سب لکھے اور جن مسئلوں میں اختلاف
علما کا تھا ان میں سے جنکا اختلاف ذکر کرنا مناسب تھا اسکو

مع اختلاف ذکر کیا اور باقی کچھ جو کام کا مفتی بہ اور مختار تھا
اسکو بیان کیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا تا کہ خاطر عوام بہت
اختلافات سے پریشان نہو * جن کتابونسے یہ رسالہ لکھا گیا ہی
وہ یہ ہیں * ہدایہ * شرح وقایہ * فتاوی عالمگیری * فتاوی
قاضی خان * بحر الرائق * در مختار * فتح القدیر * غنیۃ المستملی
شرح منیۃ المصلی * خزانۃ الروایات * خزانۃ المفتین *
جامع رموز * ترجمہ مشکات شریف شیخ عبد الحق دہلوی کا *
اس رسالے کی بارہ فصلیں مقرر کیں * پہلی فصل جان کندن
کے بیان میں * دوسری فصل میت کے غسل میں * تیسری
فصل کفنانے میں * چوتھی فصل جنازے کی نماز میں * پانچوین
فصل انکے بیان میں کہ جنکو غسل دینا اور انکے جنازے کی نماز
پڑھنا درست ہی یا نہیں * چھٹی فصل جنازے کی امامت
میں * ساتوین فصل جنازہ اٹھانے اور اسکے ساتھ چلنے میں *
آٹھوین فصل دفن اور قبر کے بیان میں * نوین فصل شہید
کے احکام میں دسوین فصل مسائل متفرقہ میں * گیارہوین
فصل تعزیت میں * بارہوین فصل اہل میت کے لیے

طعام بھیجنے اور میت کے لیئے صدقہ دیتے ہیں * پھر موافق
سوال اُس طالب مذکور کے اس رسالے کا نام تجہیز تکفین
مسلمان کی رکھا گیا * اور حسن اتفاق سے تاریخ ہجری بھی
اسکی یہی ہوئی * پہلی فصل جان کندن کے بیان میں * اگر کسی
مسلمان کو جان کندن شروع ہو آثار موت کے اُسپر ظاہر ہوں
چنانچہ ٹیڑھا ہو جانا ناک کا اور سست ہو جانا پانو کا کہ پھیل
نسکیں یا ملنے لگے اور چیزیں کہ وقت جان کندن کے ظاہر
ہوتی ہیں پس یہہ آثار جب معلوم کیئے جاویں تو مستحب ہی
حاضرونکو کہ منھہ اُسکا قبلے کی طرف پھیر دیں * اور سنت ہی
کہ سیدھی کروٹ پر لٹا دیں جسطور سے کہ زندگی میں
سونا سنت ہی * اگر چت لٹا دیں اور پانو اُسکے
قبلے کی طرف کر دیں اور سر کے نیچے ایک پاک تکیہ رکھکر
ذرا اوپر اُٹھا دیں تا کہ منھہ اُسکا قبلے کی طرف ہو جاوے تو یہہ
بھی جایز ہی * اگر اسطور کے لٹانے میں مرنے والے پر کچھ
تکلیف زیادہ ہووے تو اُسکو اُسی وضع پر چھوڑ دیں جسوضع پر
کہ وہ پڑا ہو * واجب ہی اُسکے اقربا پر اگر اقربا نہوں تو

اُن میلانون پر جو حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا قبل وقت
غرغرہ کے یعنے پہلے اُس سے کہ دم اُسکے گلے مین آکر اٹکا کہ یہ
حالت سب سے سخت ہے کی نہول رہتی ہی* بعضے علما نے کہا ہی
تلقین کرنا مستحب ہی *اکثر علما کے نزدیک شہادتین کی تلقین
سے یہ مراد ہی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
عبده ورسوله * اور بعضو کے نزدیک یہ مراد ہی * لا اله
الا الله محمد رسول الله * لیکن بآواز بلند سے تلقین کرتی
اگر آپ پڑھ پڑھکے اُسکو سناین کہ وہ سنے اور سمجھے
یا اُسکو کہیں کہ تو بھی کہہ اسواسطے کہ یہ وقت اسپر کرنا ان
تکلیف کا ہی مبادا اگر انکا کہنا اُسکو برا معلوم ہو یا وہ
سبب کمال تکلیف سے انکار کر بیٹھے تو یہہ اُسکے حق مین
بہتر نہین پس چاہیے اُن حاضرون کو جب تک تلقین کرتے رہین
کہ مرنے والا ایک بار شہادتین صراحةً یا اشارةً کہلے پھر اسکو
تلقین کرنا موقوف کردین *اگر بعد اسکے کوئی بات دنیا کی
اُسکے منہ سے نکلے تو پھر اسی طور تلقین کرین علی ہذا
القیاس یہان تک کہ اُسکا آخر کلام * لا اله الا الله *

ہو جاوے * اگر کسی مسلمان سے کفر کا کلمہ جان کندنی میں
ظاہر ہو معاذ اللہ تو اسکے واسطے دعا مغفرت کی خدا سے
مانگیں اور اسکی تجہیز تکفین مسلمانوں کی سی کریں کہ اس وقت
کے کفر اسلام کا اعتبار نہیں * مرنے والے کے پاس سورہ
یاسین اور سورہ رعد پڑھنا مستحب ہے * جب کہ وہ مر چکے
تو اسکی آنکھیں بند کرنا مستحب ہے * اور ایک پٹی کپڑے
کی اسکی ٹھوڑی کے نیچے سے لاکر اوپر سر کے باندھ دیں تاکہ
منہ اسکا پھیلا نہ رہ جاوے اور ہاتھ وغیرہ سیدھے بچھاوے * اسکی
آنکھیں بند کرنے والا بند کرتے ہوئے پڑھے بسم اللہ وعلی ملۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم * اللہم
یسر علیہ امرہ وسہل علیہ ما بعدہ واسعدہ بلقائک واجعل
ما خرج الیہ خیرا مما خرج عنہ * بعد اسکے میت کے ہاتھ
پاؤں پھیلا دیں کہ سکڑ نہ جاویں * اور ایک تلوار یا کچھ قدرے لوہا
اسکے پیٹ پر رکھ دیں کہ پھول نہ جاوے * اور حاضر کیا جاویں نزدیک
اسکے خوشبوئیاں مثل عطر اور گلاب وغیرہ کے * جبتک
کہ میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھنا اسکے پاس مکروہ ہے

* بعضے علما کے نزدیک جائز نہیں ہی بیٹھنا میت کے پاس
حیض اور نفاس والی عورتوں کا اور اُس کسی کا کو جنابت
میں ہو * اور بعضے علما کے نزدیک اسمیں کچھ مضایقہ نہیں *
میت کے اقربا اور ہمسایئے اور اہل محلے کا خبر کرنا اُسکے
موت سے مستحب ہی * میت کو چارپائی یا تخت پر رکھیں
زمین پر مت ڈال دیں جنانچہ رسم ہنود کی ہی کہ چاہیئے کہ اثر زمین
کا اُسکے بدن کو کچھ تغیر نکر دے * اور زمین پر ڈالنے
میں ہتک اور اہانت ہی مُردے کی ہی حال آ کہ تعلیم اور
تکریم اُسکی حدیث شریف میں آئی ہی * شتابی کرنا میت
کی تجہیز تکفین میں مستحب ہی * دوسری فصل میت کے
غسل میں * میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی * فرض کفایہ
اُسکو کہتے ہیں کہ جو بعضے لوگ ادا کریں تو سب چھوٹ
جائیں اور جو کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہوئیں * جب
میت کو غسل دینے کے لیے تخت پر ڈالیں تو مستحب ہی کہ
تین بار یا پانچ بار یا سات بار پہلے اُس تخت کو صندل اور اگر
سے یا جو لائق سے میسر ہو دُھونی دے لیں تب میت کو اُسپر

ڈالیں * اور گرد اُسکے بھی دہی دھونی رکھیں اور پانو
اُسکے قبلے کی طرف کرکے اسطور سے کہ منہہ بھی قبلے کی طرف
ہو جائے لنبا لنبا لٹا دیں * اگر جاگہہ میسر نہو مکان تنگ ہو تو
جس وضع سے کہ ہو سکے اسکو غسل دیں * غسل کے
وقت میت کے بدن پر جو لباس ہو نکال ڈالیں مگر بے ستری
نکریں * بلکہ ایک پاک کپڑا اسکے ستر عورت پر ڈال
دیں * حضرت پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
علی آلہ و اصحابہ وسلم کو جو کرتے سمیت غسل دیا تھا تو یہہ
اُسہی جناب پاک کے خواص سے تھا غیر کے لیے اسپر قیاس
نچاہیے کہ یہہ مخالف افعال اور اقوال حضرت کے ہی * غسل
کا پانی فقطہی عراقی یا بیری کے پاتے یا صابون یا سجی ڈال کر گرم
کریں * اگر کوئی چیز ان میں سے میسر نہو سکے تو فقط گرم پانی ہی
کافی ہی * غسل دینے والا پہلے اُسکے استنجے کی جگہہ سے
کلوخ یا پتھر سے نجاست دور کرے * پھر کپڑے کی تھیلی ہاتھہ
میں پہن کر استنجا درست کا کردے * پھر اس تھیلی کو دور کرے
* پھر ہاتھہ دھو کر پانی انگلی پر کپڑا لپیٹ کر دانت ہونٹ

نہوپت سے مل دیوے اور دونوں نتہنوں میں پہرا دیوے تبہی کافی ہی * منہ اور ناک میں میت کے پانی نہ ڈالے کہ خوف اندر چلے جانے کا ہی کیوں کہ میت زندے کی طرح سے منہ ناک میں سے پانی نہیں نکال سکتا * پہر سب باقی وضو پورا کر دے * وضو سے پہلے پہنچوں تک ہاتھ میت کے نہ دہوئے کہ یہ سنت زندے کے واسطے ہی * میت کے لیے ہاتھ دہونا غسل دینے والے کا کافی ہی * پہر داڑھی اور سر کے بال اگر ہوں تو خطمی عراقی سے دہوئے * اگر یہ میسر نہو تو صابون وغیرہ سے دہوئے * بعد اسکے میت کو بائیں کروٹ پر ڈال کر داہنی طرف نیم گرم پانی سر سے پانو تک ڈالے کہ بائیں طرف جو تخت سے لگی ہوئی ہی وہاں تک پہنچ جاے * یہہ پہلا غسل ہوا * پانی ڈالنے میں سر سے شروع کرے * سب بدن میت کا ہاتھ سے ملے مگر ستر کی جگہہ نعلی ہاتھ میں بہن کر یا کپڑا لپیٹ کر * خالی ہاتھ سے ستر کی جگہہ ملے کیا ہاتھ لگانا اور دیکھنا ستر کی جگہہ کا مردے کی روا نہیں ہی جیسے کہ زندے کی * پہر میت کو داہنی کروٹ پر لٹا کے

بائیں طرف سر سے پانو تک تین مرتبہ پانی بہاوے اور اُسی
طور سے بدن اُسکا ملے کہ سابق معلوم ہوا ہی * یہہ دوسرا
غسل ہوا * اِن دونوں مرتبہ چاہیے وہ پانی ہووے کہ بیری
کے پاتے وغیرہ ڈالکر جوش کیا گیا ہو * پھر اُسوقت میت کی
پشت کو غسل دینے والا اپنے گھٹنوں یا ہاتھوں یا سینے سے غرض
جسطرح سے کہ ہو سکے تکیہ لگا کر اُسکو بٹھاوے * اور پیٹ
اُسکا آہستہ آہستہ نیچے کو ملے * اگر اُسکے پیٹ سے کچھ نکلے
تو اُسی کو دھو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے * پھر میت
کو بائیں کروٹ پر لٹاکے دہنی طرف سر سے پانو تک تین مرتبہ
پانی بہاوے * اِس مرتبہ کے پانی میں چاہیے کہ تھوڑا سا فقط کافور
ملا ہو * اور بیری کے پاتے وغیرہ اِسمیں نہوں * اور جوش
بھی نکیا گیا ہو * یہہ تیسرا غسل ہوا * اِس بیان سے یہہ
بھی معلوم ہوا کہ ہر غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہی .
اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہوجاے تو بھی غسل جائز
ہوجاویگا اسلیے کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہی * پھر اُسکے تمام
بدن کو کپڑے سے پونچھ ڈالے * اگر بعد اِسکے بھی کچھ اُسکے

بدن سے خارج ہوئے تو اسکو بھی دھو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے
اگر سر کے بال اور داڑھی ہو تو اسپر حنوط لگا دیں * حنوط
اُس خشبو کو کہتے ہیں کہ چند خوشبوئیاں مثل عطر و گلاب
اور صندل وغیرہ کے ایک جگہ جمع کرتے ہیں اور یہہ مشہور
ہی * زعفران اور ورس داخل کرنا حنوط میں مرد کے واسطے
مکروہ ہی * اور عورت کے لیے جایز ہی * مشک ڈالنا حنوط
میں جایز ہی * ورس نام ہی ایک قسم گھانس کا کہ سر
زمین یمن میں پیدا ہوتی ہی * اور بعضے محققین نے لکھا ہی
کہ ورس تُن کو کہتے ہیں کہ ہندوستان میں مشہور درخت ہی
* میت کی دونوں پیشانیوں اور ناکوں پر اور ہاتھے اور ناک
پر اور دونوں گھٹنوں پر کہ یہہ اعضا سجدے کے ہیں کافور
لگائیں * اور حنوط اسکے کفن پر بھی لگائیں * اگر مردے کے
موضع ناک کانوں میں روئی رکھہ دیں تو مضائقہ نہیں * روئی
رکھنا میت کی جا ضرور اور پیشاب کی جاہہ میں مکروہ ہی
ختنہ کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنے اسکے جایز نہیں
ہی * لیکن جو ناخن کہ ٹوٹ گیا ہو تو اسکا کاٹنا درست

ہی * اگر خاوند جورو کو غسل دے تو جایز نہیں ہی * اور جو
جورو خاوند کو غسل دیٔے تو درست ہی بشرطیکہ اُسکو
کوئی طلاق ندی ہو * یا طلاق رجعی دی ہو * لیکن وہ غسل
دینے کے وقت عدت میں ہی * اگر عدت اُسکی قبل غسل
دینے کے تمام ہو چکی * یا وہ مطلقہ تھی طلاق بائن کر کے *
یا خاوند کے مرنے کے بعد پہلے غسل دینے سے مرتد ہو کر
مسلمان ہو گئی * یا ہاتھ لگا یا خاوند کے باپ یا بیٹے کو بدی
سے * یا بوسہ لیا اُنکا شہوت سے * تو ان سب صورتوں
میں عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہیں ہی * بہتر یہہ
ہی کہ غسل میت کا وہ کوئی دے کہ جسکے ساتھہ میت کی
قرابت زیادہ ہو * اگر میت کے اقربا میں کوئی غسل کے
احکام بجا نہ لا سکتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ متقی پرہیزگار
امین ہو اور احکام غسل کے بھی بجا لاتا ہو * نہلانے والا میت
کے بدن پر اتفاقاً جو کچھہ مکروہ اور بری چیز دیکھے تو اُسکو
اظہار نکرے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اُسمیں ہو *
اور اگر مرنے کے وقت یا بعد موت کے وہ پیدا ہوئی ہو

جیسے کہ کالا منہہ ہو جانا یا امثال اسکے اور کچھ عبارت بالغہ اور
ودیعت فسق فجور میں مشہور ہوئی ہو تو اسکے اظہار میں
کچھ باک نہیں ہی * تاکہ اور آدمیوں کو اس سے عبرت ہووے
* اگر میت کے چہرے پر نور یا مسکرانا اسکے لبوں سے
دیکھیں یا نشان اسکی اور نیکیوں سے تو انکا اظہار کرنا مسنون
* تاکہ اور آدمیوں کو نیک عمل پر رغبت ہووے * اگر میت
پانی کا ڈوبا ہو یا جلے اور مینہ اسکا کل سر تا پا لگا ہو تو اسکا غسل
مسلمانوں پر واجب ہی * پس اگر غسل کی نیت سے اسے
خواہ دیگر پانی سے نکال لیا جاوے تو اسکے غسل کے لیے
کفایت کرتا ہی * لڑکیاں لڑکے اگر مراہق ہووے ہوں *
یعنی حد شہوت کو پہنچے ہوں تو واجب ہی کہ غسل انکو خواہ
مردیں خواہ عورتیں * خنثی مشکل یعنی وہ کوئی کہ جس میں
مرد عورت کے پہچانے کی نشانیاں جمع ہوں اور غلبہ کسی
جانب کا معلوم نہو اگر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جاوے
ورنہ اسکا بھی حکم چھوٹے لڑکوں کے ہی * ا
عورت مر جاوے مردوں میں اور وہاں کوئی عورت دوسری

نہلانے والی اُسکی نملے * یا مرد مرجاے اور عورتین ہین اور
وہان کوئی مرد دوسرا نہلانے والا اُسکا نملے تو جو اُسکا محرم
ہو وہ اپنے ہاتھ سے اُسکا تیمم کر دے * اگر محرم کوئی نہو
تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کر دے * پھر نماز
جنازے کی پڑھین * میت کے غسل مین بہت شرطہ ہی لیکن
واسطے ساقط ہوے فرضیت غسل کے مسلمانونپہ ہے و اسطے
میت کی طہارت کے * چنانچہ اگر نماز جنازے کی غریق ہو
پڑھ لین بدون اعادہ غسل کے تو جائز ہی * تیسری فصل
میت کے کفنانے مین * کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہی *
کفن سنت مردونکے لیے تین کپڑے ہین ازار لفافہ قمیص *
کفن کفایت دو کپڑے ہین ازار لفافہ * کفن ضرورت کم
اس سے لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اُسمین چھپجاے
* ازار اور لفافہ نام ہی اُن دو چادرونکا کہ اُن دونون
کو کفنانے کے وقت نیچے اوپر دبا کر قمیص اُسپر بچھاتے
ہین * جس چادر کو اول بچھاتے ہین اُسکو لفافہ کہتے
ہین * اُس چادر پر جو دوسری چادر بچھاتے ہین اُسکو ازار

کہتے ہیں * ہر ایک کپڑا ورا قی لمبی چاہیے کہ مردہ تمام عمر
پانوں سے اُس میں چھپ جائے اور چوڑی ہرا کب اسقدر
ہوئے کہ اُس مردے کو تو اُس پر لپٹا دیں تو دونوں کنارے اُسکے دہنی بائیں
طرفونکے آپس میں نیچے اوپر آجاویں * قمیص کفنی کو کہتے ہیں
کہ اُسمیں کلیاں اور آستینیں وغیرہ نہیں ہوتی ہیں * کفن
سنت عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں * درع * خمار *
لفافہ * ازار * خرقہ * اور کفن کفایت تین کپڑے ہیں *
لفافہ * ازار * خمار * کم اس سے مکروہ ہی * اور کفن
ضرورت کم اس سے لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت
کا اُسمیں چھپ جائے * درع اور قمیص میں اسقدر فرق
ہی کہ قمیص اُسکو کہتے ہیں کہ جسکو مرد پہنتے ہیں * اور
درع ایسکو کہتے ہیں کہ جسکو عورتیں پہنتی ہیں * درع کے
سینہ کے اوپر چاک کرتے ہیں قمیص کے مونڈھوں کے اوپر
پھر کھانے کے وقت بھی درع اور قمیص میں ایسے ہی چاک
کرنا چاہیے * درع اور قمیص جو زندگی کے وقت نام تھا
اُنکا سو اُنکا بعینہ یہی نام رہا اُنکا بعد موت کے بھی اگرچہ

قطع اُنکی مخالف ہی زندگی کے وقت سے * خمار اوڑھنی کو کہتے ہیں * خرقہ سینہ بند کو کہتے ہیں * قمیص اور درع کا طول کاندھو نسے ٹخنوں تک چاہیے * اور عرض اِسقدر ہو کہ مردہ اُسمیں چھپ جائے * درازی خرقہ کی تین ہاتھ ہی * عرض اُسکا بغلونسے گھٹنوں کے نیچے تک اِسقدر کہ کہتے ہیں اُسمیں چھپ جائیں * طول خمار کا دو ہاتھ ہی * عرض اُسکا ایک بالشت ہی * بعضوں نے لکھا ہی کہ ایک بالشت میں سر عورت کا نہیں چھپ سکتا ہی اگر دو بالشت اُسکا عرض کریں تو بہتر ہی چنانچہ مفتاح الصلوٰۃ میں مذکور ہی * مردے کے کفنانے کا یہہ طور ہی کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچھائیں مثلاً بوریا یا چارپائی یا تخت پھر دھونی صندل اور اگر کی اُسکو دیکے خشبو اُسپر چھڑکیں * پھر لفافہ پر ازار بچھائیں * پھر اُسپر بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں * بعد اُسکے آدھی کفنی ازار پر بچھادیں اور آدھی میت کے سر کی طرف رہنے دیں * پھر اُسکو بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں * یہہ معلوم ہو چکا ہی کہ دھونی صندل اور اگر کی چاہیے *

پھر مردے کو پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں * پھر حنوط سر
اور داڑھی پر اور کافور سجدے کے ساتوں اعضا پر لگا کر غسل
کی جگہ سے مواضع ستر کے چھپائے ہوئے کفنی پر لا کے
رکھیں پھر کفنی کے چاک میں سر اُسکا ڈال کے کفنی پہنا
دیں * اور وہ آدھی کفنی کہ سر کی جانب میں بچی ہوئی
تھی اُسکو مردے پر بچھا دیں * پھر پہلے ازار کو بائیں طرف
سے اُسپر لپیٹیں * پھر دہنی طرف سے لپیٹیں تاکہ دہنا
کنارہ بائیں کنارے کے اوپر آ جائے * پھر اُسی طور
سے لفافہ اُسپر لپیٹیں * پھر کفن کی دونو طرفیں سر اور پاؤں
کی جانب کی باندھ دیں تاکہ اڑنے کھلنے کا خوف نرہے *
محیط میں لکھا ہی کہ کفنی کو بعد پہنانے کے نسییں * لیکن نسبر
حاشیے والا نے لکھا ہی کہ امام حلوائی نے فرمایا ہی کہ صحیح
یہی بات ہی کہ کفنی کو بعد پہنانے کے سی دیں * عورت
کے کفنانے کا یہ طور ہی کہ اول خرقہ یعنے سینہ بند ایک
پاک چیز ہو چنانچہ معلوم ہوا بچھائیں * پھر اُسپر لفافہ
بچھانے پر ازار اور ازار پر درع یعنے کفنی * پھر ہر ایک کو

دھونی دے لیں * اور خوشبو اُسپر چھڑک دیں *
جسطور سے کہ مرد کے کفنانے میں معلوم ہوا ہی * بعد
اُسکے عورت کا بدن پونچھ پانچھ حنوط اُسکے سر پر اور
کافور سجدے کے ساتوں اعضا پر لگا کر بدن اُسکا چھپائے
ہوئے غسل کی جگھہ سے لا کے کفنی پر لٹا دیں۔ بعد اسکے کفنی
پہنا دیں * پھر سر کے بال اُسکی دو حصے کر کے سینے پر کفنی
کے اُوپر رکھیں * اور خمار یعنے اُوڑھنی اُسکے سر پر کھلی
ہوئی اُوڑھا کر دونوں حصے اُسکے بالونکے اُوڑھنی کی دونوں
طرفوں میں چھپا دیں * پھر خمار کے اوپر ازار اور ازار
پر لفافہ لپیٹیں جسطور سے کہ مرد کے کفن میں بیان ہوا * بعد
اسکے خرقہ سینہ کے اُپر بغلوں سے لگا کے گھٹنوں کے نیچے
تک لپیٹیں اُسوضع سے جو بیان ہوا ہی * پہلے بائیں طرف
سے داہنی طرف لائیں پھر داہنی طرف سے بائیں طرف
* پھر کنارے اور کمر کی جگھہ کفن کی باندھ دیں تاکہ ستر محفوظ
رہے * جوہرہ نیرہ میں لکھا ہی ظاہر مذہب یہہ ہی کہ خرقے
کو درمیان لفافے اور ازار کے رکھیں * کنیزک کے کفن کے

حکم میں مثل بی بی کے ہی * خنثیٰ اشکال مثل عورت کے ہی
* مراہق مثل بالغ کے ہی * محرم مثل حلال کے ہی *
مختصر اس لڑکے کے لیے کفن ایک کپڑے تک بھی جائز ہی -
* اور لڑکی کے لیے دو تک * اگر ان کو بھی موافق بالغوں کے
کفن دیا جائے تو بہتر ہی * اگر بچہ پیٹ سے مرا پیدا ہوا لڑکی ہو
یا لڑکا تو اسکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دیں اسکو
زندے کا سا کفن ندیں * جیسے کہ ہاتھ پانو زندے کے جو کٹ جائیں
تو نہلائے جائیں بلکہ ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دے
جائیں * نیا پرانا کپڑا کفن میں برابر ہی مگر پرانے کو دھولیں *
چنانچہ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری میں
روایت ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
مرض موت میں دیکھہ کر اس کپڑے کی طرف جو اُنکے بدن مبارک
میں تھا فرمایا کہ اس کپڑے کو دھو کر دو کپڑے اسپر زیادہ
کر کے مجھے کفنائیو * حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہی * صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا کہ نئے کے لیے زندہ مستحق زیادہ ہی میت پرانے ہی کے لیے

مختلف ہی * سفید کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہی * چنانچہ حضرت
عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کہ
یہہ تمھارے بہتر لباسوں میں ہی اور اُسی میں کفناوا اپنے مُردونکو
* روئی اور چھال کے کپڑے کا کفن بنانا درست ہی * مرد کے
لیے ریشمیں اور زرد اور سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہی جیسے کہ
اُسکو زندگی میں اُنکا پہننا مکروہ ہی * عورت کے لیے یہہ سب
درست ہی جیسے کہ اُسکو زندگی میں اُنکا پہننا درست ہی
* اگر سوا اُن کپڑونکے کہ مرد کے لیے مکروہ ہیں نملے تو اُسکے واسطے
ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہ بنائیں * چاہیے کہ مرد کا کفن ویسے
کپڑے کا بنائیں کہ پہنتا ہو جمع اور عید میں * اور عورت کا ویسے
کپڑے کا کہ پہنتی ہو ماں باپ کے گھر جانے میں * مرد کا کفن
اُسی کے مال سے دینا ہی اگر مال ہو * اور اگر مال اُسکا نہو تو
اُسپر دینا واجب ہی * کہ جسپر زندگی میں اُسکا نفقہ واجب
ہوتا ہی * جورو اگر غنی نہو تو کفن اُسکا خاوند پر واجب ہی
وارث اُسکے مال میں سے دیں * اور نزدیک امام ابو

پوشاک زوج کے اگرچہ مال عورت کا رکھا ہو توبھی خاوند
ہی کفن دیوے جیسے کہ زندگی میں اُسکو لباس دینا ہی *
چوتھی فصل جنازے کی نماز میں * نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی
اُمت کا اسپر اجماع ہی کہ نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہی * پس
اگر کوئی شخص اِس سے انکار کرے تو کافر ہو جائیگا * اور اگر
کسی ایک مسلمان نے بھی یہہ نماز پڑھ لی تو سب چھوٹ
جاوینگے * ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہی جیسے کہ غسل کی فصل میں
معلوم ہوا * اِس نماز کی صحت کے واسطے نو شرطیں ہیں * پہلے
شرط مسلمان ہونا نماز پڑھنے والے اور مردے کا پس اگر کافر
یا مرتد نے کسی میت کے جنازے کی نماز پڑھی مدون اور
بغسلانونگے * یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہوں تو نماز
درست نہوگی * یا اگر کسی مردے کافر اور منافق پر مسلمان
لوگ نماز جنازے کی پڑھیں تو یہہ بھی نہیں جایز ہی * دوسری شرط
میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا ہی جنابت اور بے وضو ہونے
سے اور جمیع ناپاک چیزوں سے * اگر نماز جنازے کی جماعت
سے پڑھیں تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہی اسلیے

کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازے کی پڑھ لیگا تو سب چھوٹ جاوینگے اس فرض سے * مگر جو مقتدی کو بے طہارت نماز پڑھیگا تو اُسی کی نماز نہو گی * تیسری شرط میت اور مصلی کا لباس پاک ہونا ہی * چوتھی شرط میت اور نمازی کا مکان پاک ہونا ہی مگر میت کے مکان کی طہارت میں اختلاف ہی * پانچویں شرط ستر عورت میت اور مصلی کا * ستر عورت مردونکے لیے چھپانا بدن کا ہی ناف سے گھٹنوں تک لیکن ناف خارج گھٹنے داخل * اور عورتونکے لیے تمام بدن کا چھپانا ہی مگر چہرہ اور دونوں ہتیلیاں اور دونوں قدم کہ یہ تینوں اعضا موافق صحیح روایت کے اُنکے حق میں عورت نہیں باقی اسکی تفصیل بڑی کتابوں میں مذکور ہی اس جگہ بقدر ضرورت بیان ہوا * چھٹی شرط رکھنا میت کا زمین پر یا اُس چیز پر کہ شرع میں مثل زمین کے ہی روبرو مصلی کے * پس اگر جنازہ مثلاً گھوڑے تو پر ہو یا پیچھے یا داہنی بائیں طرف مصلی کے یا غایب اُس سے تو نماز جنازے کی درست نہو گی * ساتویں شرط بالغ ہونا

امام کا * آٹھویں شرط کھڑا ہونا مصلی کا رو بقبلہ ہو کر *
نویں شرط نیت کرنی مصلی کی نماز کی خاص واسطے اللہ تعالی کے
اور دعا کی واسطے میت کے اسطور سے مصلی کہے * نیت کی
میں نے جو ادا کروں چار تکبیریں نماز جنازے کی واسطے اللہ کے اور
دعا واسطے اس میت کے منہہ میرا قبلے کی طرف * اگر مصلی مقتدی
ہو تو ایسی کہے نیت کی میں نے جو ادا کروں چار تکبیریں نماز
جنازے کی واسطے اللہ تعالی کے اور دعا واسطے اس میت کے اس
امام کے پیچھے منہہ میرا قبلے کی طرف * پھر نیت کے بعد مصلی
تکبیر اولی کہے یعنے اللہ اکبر * جنازے کی نماز کے دو ارکان
ہیں * چار تکبیریں کہنا یعنے ابتدا نماز کی کرے اللہ اکبر کہہ کر
* پھر بعد ثنا کے اللہ اکبر کہے * پھر بعد درود کے اللہ
اکبر کہے پھر بعد دعا کے اللہ اکبر کہے * اور نماز میں کھڑا
ہونا * بعضے علما نے کہا ہے کہ تکبیر اولی شرط ہے رکن نہیں
ہے تکبیریں ہیں * سنتیں اس نماز میں تین ہیں * تکبیر اولی
کہے بعد ثنا پڑھنا یعنے * سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالی جدک وجل ثناءک ولا الہ غیرک * دوسری تکبیر کے

اور وہ اسلام کو سمجھتا تھا تو اُسپر نماز پڑھین * اِس حکم میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں * کوئی پیدا ہوا اور اُسکے زندگی کی علامت پائی گئی مثلاً آواز یا حرکت پھر جلد مر گیا * یا پیٹ سے اکثر زندہ خارج ہوکے مر گیا نام اُسکا رکھیں غسل اُسکو دیں نماز اُسپر پڑھین * جو کوئی کہ مرا پیدا ہوا یا کچھ اعضا اُسکے بنے ہین کچھ نہیں تو غسل اُسکو دیکر ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کے گاڑ دیں اور نماز جنازے کی نپڑھیں * اگر مسلمانوں اور کافروں کے مردے ملجائیں پس اگر کسی علامت سے مسلمان پہچانے جاتے ہیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل دیکر نماز جنازے کی پڑھکے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کر دیں * علامت مسلمانوں کی * خضاب * ختنہ * سیاہ لباس لبوں کے بال تراشنا ہی * اگرچہ علامتیں بھی مشتبہ ہو جاتی ہیں چنانچہ یہود ختنہ کرتے ہیں نصاریٰ سیاہ لباس پہنتے ہیں اور غازی مسلمان بھی کبھو ایسی صورت ہیبت ناک بنانے کے لیئے موچھیں بڑھا دیتے ہیں اور بعضے کفار بھی خضاب کرتے ہیں پس

اس وقت میں دیکھا چاہیے * اگر مردے مسلمانوں کے بہت
ہوں تو سبکو غسل دیں اور رجوع کر کے نماز جنازے
کی پڑھیں لیکن نیت مسلمانوں کی کریں اور مسلمانوں ہی
کے مقبرے میں گاڑیں * اور اگر کافر بہت ہوں تو
نماز کسی پر نہ پڑھیں * مگر نہلا کفنا کر سب کو کافروں کے
مقبرے میں گاڑ دیں * اور غسل کفن میں رعایت سنت
کی نکریں * اگر کافر اور مسلمان برابر ہوں تو غسل
سب کو دیں * مگر اوپر نماز پڑھنے میں اور دفن کرنے
میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی پڑھیں بعضوں نے
کہا ہی نہ پڑھیں * اور ایسی ہی بعضونے کہا ہی ان سب کو
مسلمانوں کے گورستان میں دفن کریں * بعضوں نے کہا ہی
کافروں کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ ان سب کے لیے
ایک علیحدہ گورستان بنائیں * اور قبریں سب کی برابر
زمین کے کر دیں * اگر عورت کتابیہ یعنی یہودیہ یا نصرانیہ
کسی مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ اوس سے حاملہ
ہے مرگئی تو اتفاق ہی علما کا کہ اوپر نماز جنازے کی نہ پڑھے

پہچان نے کی نشانیاں جمع ہوں اور غلبہ کسی جانب کا معلوم ہو کر اُسکو خنثی مشکل کہتے ہیں چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اگر مرد کی جانب غالب ہو تو اُسکا حکم مرد کا ہی * اور جو عورت کی جانب غالب ہو تو اُسکا حکم عورت کا ہی * پھر اُسکے بعد عورتوں کو رکھیں * پانچویں فصل اُنکے بیان میں کہ جنکو غسل دینا اور اُنکے جنازے کی نماز پڑھنا درست ہی یا نہیں * چند فرقوں کو غسل دینا اور اُنکے جنازے کی نماز پڑھنا درست نہیں ہی ایک باغی یعنے وہ لوگ کہ اپنے وقت کے بادشاہ اسلام کے حکم سے پھر گئے ہوں * دوسرے قزاق یعنے وہ لوگ کہ راستہ لوٹتے ہیں تیسرے وہ لوگ کہ رات کو ہتیار باندھ کے شہر میں چوری کرتے ہیں اور اگر کوئی مزاحمت کرے تو اُسکے مار ڈالنے میں صرفہ نہیں کرتے * چوتھے ٹھگ یعنے وہ لوگ کہ فریب دیکر پھانسی سے مار ڈالتے ہیں * بشرطیکہ یہ سب مسلمانوں کے ہاتھ سے لڑائی میں مارے جائیں * اور اگر امام وقت کا اُنکو گرفتار کرے بعد اُسکے قتل کرے تو اُنکو غسل بھی دیا جائے اور نماز جنازے کی بھی پڑھی جائے * پانچویں قاتل والدین کا

یعنی وہ شخص کہ ناخلف اپنے دونوں ماباپ کو مار ڈالا ہو
یا ایک کو * شہید کو بھی غسل نہیں دیتے ہیں حکم اسکا
بھی فصل میں انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا * اگر میت
کو گاڑ دیا اور نماز جنازے کی نہیں پڑھی تو اسکی قبر پر
پڑھیں جب تک کہ اسکے پیٹ پھٹنے کا گمان غالب نہو
* امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیٹ پھٹنے کا شک
ہو گیا ہو تو بھی پڑھیں * اعضا پر نماز پڑھنا درست
نہیں ہے. یعنے اگر ہاتھ یا پاؤں یا اور کچھ عضو بدن سے جدا
ہو جائے تو نماز اسپر نہ پڑھیں * جبتک کہ اکثر بدن نہو
* یا آدھا سر کی طرف کا بیچ سمیت * مگر آدھے پر
پڑھنا درست نہیں کہ بیچ سے برابر لمبائی میں چرا ہوا *
و دار حرب سے جو نابالغ قید ہوا بغیر ماباپ کے آیا اور دار
اسلام میں آکے مرجاے تو نماز اسپر پڑھی جائے * اور
اگر اسکے ساتھ کوئی ماباپ میں سے بھی پکڑا آیا
لیکن اسلام نہیں لایا اس نابالغ پر نماز پڑھنا درست
نہیں * اگر نابالغ جو مسلمان ہوا ہو دونوں ماباپ کے

پاس پیچھے کھڑے ہوں اور دو شخص اُنکے پیچھے اور ایک بھانکے پیچھے تاکہ تین صفیں بن جائیں * اسواسطے کہ نبی علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہی جس شخص پر تین صف آدمیون نے نماز پڑھی تو اللہ تعالی اُسکو بخش دیگا * اُس نماز کی سبب صفونمیں پیچھلی صف میں ثواب زیادہ ہی * برخلاف نماز پانچگانہ کے کہ اُسکی پہلی صف میں ثواب زیادہ ہی * ایک شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیریں ہو چکی ہین تو نماز میں داخل نہووے جب تک کہ امام پھر تکبیر نکہے بس جب امام کہے تو یہہ امام کے ساتھہ تکبیر کہکے داخل ہو جاوے * برخلاف اُس شخص کے جو حاضر تھا پہلی تکبیر کے وقت اور اُسکو کچھہ دیر ہوگئی امام کے ساتھہ برابر تکبیر نکہہ سکا تو وہ دیر نکرے تکبیر کہکر امام کے ساتھہ شریک ہو جاوے کہ اسقدر ضرورت ہی اور جزو ذہ نین معاف ہاہیں * ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چاروں تکبیروں کے بعد تو وہ بھی دیر نکرے بلکہ تکبیر کہکے کھڑا ہو جائے * پھر جب امام سلام پھیر چلے تو وہ شخص تنہا تین تکبیریں متصل بغیر دعا درود کے کہکے سلام پھیر دے * بس اگر اُسکے آگے سے میت کو

اُٹھالیا قبل پوری ہو جانے چاروں تکبیر وںکے تو نماز اُسکی باطل ہو گئی * اگر بہت جنازے جمع ہو جائیں تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنا ہر جنازے پر بہتر ہی * گر پہلے پڑھنا اُسپر بہتر ہی کہ سب میں نیک بہت ہو * اور اگر جمع کر کے ایک ہی بار سب پر پڑھیں تو بھی جائز ہی * پھر اسمیں اختیار ہی کہ سب جنازونکی ایک صف بنائیں * یا ہر جنازیکو برابر برابر کر کے اپنے منہہ کے سامنے سب کو رکھیں * اسطور سے کہ مصلی اگر ایک شخص ہو تو اُسکے منہہ کے آگے سب کے سینے ہوں اور اگر امام ہو تو اُسکے منہہ کے آگے سبکے سینے ہوں * لیکن اپنے نزدیک اُس جنازے کو رکھے کہ سب میں بہتر اور افضل ہو پھر اُسکے بعد اُسکو رکھے جو اُنسب باقیوں میں بہتر اور افضل ہو علی ہذا القیاس اسیطور سے سبکو رکھے * اگر مرد اور عورتیں اور نابالغ اور خنثی مشکل اور حُر اور غلام سب جمع ہوں تو سب سے پہلے مردونکو رکھیں خواہ حُر ہوں خواہ غلام ہوں * اور بعضے کہتے ہیں کہ غلام حرونکے پیچھے رکھے جائیں اُنکے بعد نابالغونکو رکھیں اُنکے بعد خنثونکو بعد اُن شخصوں کو جن میں مرد عورت کے

نعمت نبی علیہ الصلوۃ و السلام پر درود پڑھنا ہی جو درود کو یاد ہو مثلا * اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید * تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھنا مثلا * اللھم اغفر لحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان و خص ھذا المیت بالروح و الراحۃ و المغفرۃ و الرضوان اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ و ان کان مسیأ فتجاوز عنہ و لقہ الامن و البشری و الکرامۃ و الزلفی برحمتک یا ارحم الراحمین * اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں ہی جو دعا یاد ہو سو پڑھے * لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہو اسکا پڑھنا اولی ہی * اگر میت غیر مکلف ہو * کہ اسپر تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سے نہیں ہی یعنے مجنون اصلی یا نابالغ * پس اگر مجنون مرد اور لڑکا ہو تو یہہ دعا پڑھیں اللھم اجعلہ لنا فرطا و اجعلہ لنا اجرا و ذخرا و اجعلہ لنا شافعا و مشفعا برحمتک یا ارحم الراحمین * اگر مجنون

عورت اور لڑکی ہو تو یہ پڑھیں * اللھم اجعلھا لنا فرطا
واجعلھا لنا اجرا وذخرا واجعلھا لنا شافعۃ مشفعۃ برحمتک
یا ارحم الراحمین * پھر دعا پڑھنے کے بعد چوتھی تکبیر کہکر
سیدھی طرف کو منہ پھیر کر سلام پھیریں اور سلام میں یہ
پڑھیں * السلام علیکم ورحمۃ اللہ * پھر ایسے ہی الٹی
طرف کو * فتح القدیر میں لکھا ہی کہ سلام میں نیت میت اور
مقتدیوں کی کریں * قاضیخان وغیرہ نے کہا ہی کہ سلام میں
میت کی نیت کرنا منع ہی * پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھانا کانوں
تک ہی * باقی تکبیروں میں ہاتھ اٹھانا موافق مذہب
مختار کے نہیں درست ہی امام چاروں تکبیریں بلند آواز
سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے جیسے نماز پنجگانہ میں * اور سلام
داہنے طرف کا بلند آواز سے کہے * جنازے کے سینے کے
برابر کھڑا ہونا امام کا مستحب ہی میت عورت ہو یا مرد
* اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بھی سینے ہی کے برابر کھڑا
ہووے * تین صفیں کرنا اس نماز میں مستحب ہی یہاں تک کہ
اگر سات آدمی ہوں تو ایک امام ہووے اور تین شخص اسکے

مگر اُسکے دفن کرنے میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی
کہ مسلمانوں کے گورستان میں گاڑی جاے بعضوں نے کہا ہی
کافرونکے * بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی
جائے اِس بات میں احتیاط بہت ہی * اور بعضوں نے کہا ہی
کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جائے مگر قبلے کی طرف اُسکی
پاتھہ کریں تا کہ اُسکے پیٹ کے بچے کا منہہ قبلے کی طرف رہے *
جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی موافق صحیح
روایت کے * چھٹی فصل جنازے کی امامت میں * جنازے کی نماز کا
اِمام چاہیے کہ بادشاہ ہوئے اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا
* اگر وہ بھی حاضر نہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمعے کا *
پھر بعد اُسکے اِمام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت
کا یعنے وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے بیٹا
پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھیجا باقی تفصیل
بڑی کتابوں میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند
کے ہمسایہ * لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہیں کہ بیٹا
میت کا امامت نکرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو

بیتا ہی چاہیے کہ امام ہو* پھر ولی مختار ہی چاہے آپ امامت کرے چاہے اور کسی کو اجازت دے* مگر دوسرا ولی میت کا کہ اُس ولی کے ساتھ حق تقدم میں برابر ہی تو اُسکو پہنچتا ہی کہ غیر کو منع کرے اگرچہ پہلا دوسرا صغیر ہو* اگر بے اذن ولی کے کسی اور نے کہ اُسکو آگے ہونے کا حق ولی سے تہا نماز جنازے کی پڑھی تو ولی کو پہنچتا ہی کہ چاہے تو اعادہ کرے* اگر گاڑ دیا ہو تو اُسکی قبر پر پڑھی جب تک کہ پہٹ پہٹنی کا گمان نہو *اگر امام بے وضو ہو جائے اور اپنی جگہہ مقتدیوں میں سے کسی کو امام کر دے تو درست ہی* جیسے کہ نماز پنجگانہ میں درست ہی* اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اور عارضے سے کھڑا نہو سکے اور وہی امام ہو کر بیٹھکے نماز جنازے کی پڑھے تو درست ہی فقط عورتیں اگر نماز جنازے کی پڑھ لیں تو فرضیت اُسکی ساقط ہو جائیگی* لیکن مستحب ہی کہ وے بے جماعت یکبارگی الگ الگ پڑھیں اور اگر جماعت سے پڑھیں تو بھی جائز ہی*

ساتویں فصل جنازہ اُٹھانے اور ساتھ چلنے میں جنازہ لیجانا اسطرح سے سنت ہی کہ مردے کو چارپائی پر یا مثل چارپائی کے جو کچھ ہو اُسپر

آتا ہے آگے چاروں کونے چار مرد کاندھوں پر رکھکے لیجاوین * مگر ضرورت کے وقت کہ اُٹھانے والے کم ہوں تو جسقدر میسر ہوں جایز ہی * جسوقت کہ جنازہ لے چلاین تو مستحب ہی کہ اول دس دس قدم چاروں طرف سے لین * * طور اُسکا یہہ ہی کہ جسوقت جنازہ * اُٹھائین تو ایک شخص اُٹھانے والون مین سے اپنے دہنے مونڈھے پر جنازے کے سرانے کی دہنی طرف کو رکھکر دس قدم گنکر چلے پھر ایسے ہی پایتی کی دہنی سی طرف اپنے اُسی مونڈھے پر رکھکر دس قدم * پھر بائین کاندھے پر اُسکے سرانے کی بائین طرف رکھکر دس قدم پھر پایتی کی بہی سی جانب اپنے اُسی کاندھے پر رکھکر دس قدم چلے بعد سب چالیس قدم ہوے * حدیث شریف مین آیا ہی کہ چالیس گناہ کبیرہ عوض اُن چالیس قدموںکے اُٹھانے والے کے حق تعالی بخشتا ہی * اُونٹنی پر جنازہ لیجانا منع ہی اسلیے کہ اسمین مشابہت ہندووں کے ہی * چاہیے کہ جنازہ باری باری ایک دوسرا اپنے کاندھے پر لیتا ہوا جہانتک مقصود ہو لیجاوین * جنازہ لیجانے مین جلد چلنا سنت ہی لیکن نہ اسقدر کہ کہ کراتے دوڑاتے لیجاوین

کہ جنازے کو حرکت اور اضطراب پونہچے * جھوٹے بچونکا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتھوں پر لیجائے * پیچھے چلنا جنازے کے بہتر ہی * اور آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے پیچھے چلنا مکروہ ہی * دہنی بائیں طرف جنازے کے نچلیں * بلکہ آگے چلیں یا پیچھے قریب قریب * سوار چلنا جنازے کے آگے آگے دور دور راستہ کہ اُسکے گرد و غبار کسی پو نہ پڑے جائز ہی * سوار ہو کر جنازے کے ساتھ ساتھ چلنا مکروہ ہی * جنازے کو موندھوں اور گردن پر ڈال کر لیجانا مکروہ ہی جیسے کہ کسی جانور پر ڈال کر لیجانا مکروہ ہی * جنازہ ہو یا کھکو جنازہ کے لیے کھڑا ہونا منع ہی * مگر جو ارادہ کرے اُسکے ساتھ جانیکا تو درست ہی * ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی جگہہ میں ہوں اُسکو دیکھکر نہ اٹھے جب تک کہ اُسے زمین پر نہ رکھہ دیں * ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ چکے تو جب تک کہ جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ رکھہ دیں اُسکے ساتھہ والے نہ بیٹھیں * بغیر پڑھے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع ہی * جنازے کی نماز پڑھکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا درست ہی * مگر جو اُسکے جانے میں اُنکو وحشت ہو تو اُنکی رعایت کرنی

مناسب ہی* جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں خدا کا نت لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو یاد کرتے غمناک ہوتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے چلیں* اور دنیا کی باتیں کرتے ہنستے ہوئے نہ چلیں* بلکہ ہمیشہ خاموش رہیں بے ضرورت بات نکریں* جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الٰہی پکار کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہی جیسے کہ عادت پڑھنے کی اس زمانے میں عوام الناس کی ہی* بیشتر آدمی اس مسئلے سے بیخبر اور غافل ہیں علما کو چاہیے کہ عوام کو اس سے باز رکھیں* لیکن اگر چاہیں تو دل میں پڑھیں* عورتوں کا نکلنا جنازے کے ساتھ درست نہیں ہی* اگر نکلیں تو منع کیجائیں* اسلیے کہ جب عورتیں ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبروں کے لیے تو خدا کی اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے انھیں شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبروں کے پاس پہنچیں تو ان پر مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور رہی معتملی میں* ماتم

ہیں سیاہ لباس پہننا * اور مُردے پر آواز کرکے رونا * گریبان
چاک کرنا * منہہ کہسوٹنا * منہہ سینے زانو پر طپانچے مارنا یہہ سب
حرام ہی * مگر آنسو سے رونے ہیں اور دل سے غم کرنے ہیں
مضایقہ نہیں * اگر ماتم کرنے والیاں جنازے کے ساتھہ ہوئیں تو
جہاں تک ہوسکے باز رکہی جائیں * اگر وہ باز نرہیں تو جنازے کے
ساتھہ والے جنازے کو سمجھو ترک نکریں دل ہیں اُنکا ساتھہ ہونا بد جانیں

آٹھویں فصل دفن اور قبر کے بیان ہیں * دفن کرنا میت کا فرض
کفایہ ہی * بغلی قبر بنانا سنت ہی * اگر زمین کہیں کی نرم ہو
کہ بغلی قبر نہ بنسکے تو صندوقی قبر بنانا بہی درست ہی * بغلی قبر
بنانے کا طور یہہ ہی کہ لمبی تو میت کے برابر اور گہری ایک
آدمی میانہ قد کے سینے تک یا تمام قد کے برابر کہودی جائے *
مگر قد آدم تک گہری کرنا بہتر ہی * اور ایسے ہی اگر لمبائی
ہیں بہی کچھ قدرے میت کے قد سے زیادہ کریں تو بہتر ہی تاکہ
میت کو تنگی نہو * پہر اُسمیں قبلے کی طرف کی بغل ہیں زمین سم
لگا کر اُتنی ہی لمبی اور کہودی جائے اِس قدر چوڑی کہ اُسمیں مردہ
بخوبی سما جائے اِس جگہہ کو لحد کہتے ہیں * اُسمیں مردے کو داہنے

پہلو پر لٹا دیں * اور منہ اُسکا قبلے کی طرف کر دیں * اور اُسکے
پیچھے ایک مٹی کا تکیہ لگا دیں تا کہ منہ اُسکا قبلے کی طرف سے لوٹ
نجائے * پھر کچی اینٹیں یا لکڑیاں وغیرہ لحد کے منہ پر رکھکر
بند کر دیں * پھر اُسمیں مٹی ڈال کے قبر بنا دیں * صندوقی
قبر بنانے کا یہ طور ہی کہ لمبی گہری جسقدر جو معلوم ہو چکی
اُتنی ہی کھودی جائے لیکن چوڑی اسقدر رہے کہ اُسمیں دونوں بغلوں سے
لگا کر کچی اینٹیں چن دیں یا لکڑیاں یا تختے کھڑے کر دیں اور
مردے کے لیے اُسمیں جگہ فراغت رہے * اس صندوقی قبر میں
لحد نہیں کرتے ہیں پھر مردے کو اُسمیں رکھیں * بعد اسکے
اُن کچی اینٹوں پر کہ چنی گئی ہیں یا تختوں یا لکڑیوں پر کہ کھڑے
کیئے گئے ہیں غرض جو کچھ کہ اُنمیں سے عمل میں آیا ہو پھر اور
تختے یا لکڑیاں یا نل یا اینٹیں رکھکے چھت بنا دیں مگر اسی طرح
سے کہ مردے سے جدا رہے * پھر اُسپر مٹی ڈالکر پوری قبر بنا دیں
* یا اس طور سے کھودی جائے کہ پہلے ایک ہاتھ بھر گہری اور مردے
کے قد کے برابر یا قدرے لمبی کھود کر اُسکی دونوں طرف
بغلوں کے ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر بیچ میں سے

آتی ہی لنبی اسقدر چوڑی کہ مردہ اُس میں بخوبی سما جاے اور کہہ دوی
جانے اسکو بھی ہندوستان میں لحد کہتے ہیں * اور وہ جو اسے اوپر
لمبی اُسکو صندوقہ کہتے ہیں * یہہ قبر بھی گہری ایک قد آدم یا
یاسینے تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اس صورت میں بھی
اول صورت کی سی لحد نکریں * یہہ دونوں قسم صندوقی کہلاتی
ہیں پھر اس میں مردے کو لاکر رکھیں * پھر تختے یا لکڑیاں یا نل
یا ایسی جس جگہہ جو ایک بالشت زمین چھوڑ دی تھی
اُس جگہہ پر رکھکر چھت بنادیں * پھر اُسپر مٹی ڈال کے قبر
بنادیں اُس ملک میں اس زمانے میں یہی اخیر قسم قبر مروج
ہی * اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی
* اگر قدرے زیادہ ہو جاے تو مضایقہ نہیں ہی * قبر کو مربع
چوکونہ بنائیں بلکہ اوپر سے ڈھلواں مچھلی کی پیٹھ کی شکل کے ہوے *
مردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتاریں اسمیں
کچھہ عدد معین شرط نہیں ہی * لیکن چاہیے کہ اُتارنے والے قوی
ہوں کہ اُسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر میں رکھیں * عورت
کو قبر میں اُسکے محارم اُتاریں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہہ

پھر اُسکے دفن کرنے میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی کہ مسلمانوں کے گورستان میں گاڑی جاے بعضوں نے کہا ہی کافروں کے * بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جاے اِس بات میں احتیاط بہت ہی * اور بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جاے مگر قبلے کی طرف اُسکی پیٹھ کریں تا کر اُسکے پیٹ کے بچے کا منہ قبلے کی طرف رہے * جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی موافق صحیح روایت کے * چھٹی فصل جنازے کی امامت میں * جنازے کی نماز کا امام چاہیے کہ بادشاہ ہووے اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا * اگر وہ بھی حاضر نہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمعے کا * پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت کا یعنے وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل بڑی کتابوں میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند کے ہمسایہ * لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہیے کہ بیٹا میت کا امامت نکرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو

کو جنازے کو حرکت اور اضطراب پہنچے * چھوٹے بچوں کا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتھوں پر لیجائے * پیچھے چلنا جنازے کے بہتر ہی * اور آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے یا پیچھے چلنا مکروہ ہی * دہنی بائیں طرف جنازے کے نجائیں * بلکہ آگے چلیں یا پیچھے قریب قریب * سوار ہو کر چلنا جنازے کے آگے آگے دور دور راستہ کو اسکے گرد و غبار کسی پر نپڑے جائز ہی * سوار ہو کر جنازے کے ساتھ ساتھ چلنا مکروہ ہی * جنازے کو مونڈھوں اور گردن پر ڈال کر لیچلنا مکروہ ہی جیسے کہ کسی جانور پر ڈال کر لیچلنا مکروہ ہی جنازہ دیکھکر جنازے کے لئے کھڑا ہونا منع ہی * مگر جو ارادہ کرے اسکیا ساتھ چلنیکا تو درست ہی * ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی جگہ میں ہو اُسکو دیکھ کر نہ اُٹھے جب تک کہ اُسے زمین پر رکھ دیں * ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ جکے تو جب تک کہ جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نرکھ دیں اُسکے ساتھ والے نہ بیٹھیں * بغیر پڑھے جنازے کی نماز کے جناز چھوڑ کر چلا جانا منع ہی * جنازے کی نماز پڑھکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا درست ہی * مگر جو اُسکے جانے میں اُنکو وحشت ہو تو اُنکی رعایت کرنی ہی

میں اُسکے دفن کرنے میں اختلاف ہی * بعضون نے کہا ہی
کہ مسلمانون کے گورستان میں گاڑی جاے بعضون نے کہا ہی
کہ دفن نکریں * بعضون نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی
جاے اِس بات میں احتیاط بہت ہی * اور بعضون نے کہا ہی
کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی جاے مگر قبلے کی طرف اُسکی
پیٹھہ کریں تاکہ اُسکے پیٹ کے بچے کا منہہ قبلے کی طرف رہے *
جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی موافق صحیح
روایت کے * چھٹی فصل جنازے کی امامت میں * جنازے کی نماز کا
امام چاہیے کہ بادشاہ ہووے اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا
* اگر وہ بھی حاضر نہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمعے کا *
پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت
کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے بیٹا
پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل
بڑی کتابون میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند
کے ہمسایہ * لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہیے کہ بیٹا
میت کا امامت نکرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم ہو

کر جنازے کو حرکت اور اضطرابات پہنچے *چھوٹے بچوں کا جنازہ
اک شخص اپنے ہاتھوں پر لیجائے *پیچھے چلنا جنازے کے بہتر
ہی *اور آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے پیچھے چلنا مکروہ
ہی *دہنی بائیں طرف جنازے کے چلیں *یا کہ آگے چلیں یا پیچھے
قریب قریب *سوار چلنا جنازے کے آگے آگے دور دور رہ سند ر
کہ اسکے گرد و غبار کسی پر نہ پڑے جائز ہی *سوار ہو کر جنازے کے
ساتھ ساتھ چلنا مکروہ ہی *جنازے کو مونڈھوں اور گردن پر
ڈال کر لیجانا مکروہ ہی جیسے کہ کسی جانور پر ڈال کر لیجانا مکروہ ہی
جنازہ دیکھکر جنازے کے لیئے کھڑا ہونا منع ہی *مگر جو ارادہ کرے اسکے
ساتھ چلنے کا تو درست ہی *ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی
جگہہ میں ہو وہ اسکو دیکھکر نہ اٹھے جب تک کہ اسے زمین پر نہ رکھہ
دیں *ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ چکے تو جب تک کہ
جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ رکھہ دیں اسکے ساتھہ والے
نہ بیٹھیں *بغیر پڑھے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع
ہی *جنازے کی نماز پڑھکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا درست
ہی *مگر جو اسکے جانے میں انکو وحشت ہو تو انکی رعایت کرنی

مناسب ہی *جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں
خدا کا خوف لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو
یاد کرتے غمناک صورتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے
ہوئے چلیں * اور دنیا کی باتیں کرتے ہنستے ہوئے نہ چلیں *بلکہ
بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نکریں *جنازے کے ساتھ
چلتے ہوئے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الٰہی پکار کر
پڑھنا مکروہ تحریمی ہی جیسے کہ عادت پڑھنے کی اس زمانے میں عوام
الناس کی ہی *بیشتر آدمی اس مسئلے سے بیخبر اور غافل ہیں
علما کو چاہیے کہ عوام کو اِسّے باز رکھیں * لیکن اگر چاہیں تو دل
میں پڑھیں *عورتوں کا نکلنا جنازے کے ساتھ درست
نہیں ہی * اگر نکلیں تو منع کیجائیں *اسلیے کہ جب عورتیں
ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبروں کیلیے تو خدا کی اور فرشتوں کی
لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے اُنہیں
شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبروں کے پاس پہنچیں تو اُن
مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر
لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی مستملی میں * ماتم

آئی ہی اسی قدر جو آ کی کو مردہ اُس میں بخوبی سما جائے اور کہہ دی
جانے اسکو بھی ہندوستان میں لحد کہتے ہیں * اور وہ جو اسے اوپر
ذکر ہی اُسکو حوضہ کہتے ہیں * پھر قبر بھی گہری ایک قد آدم تو
چاہیے تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اس صورت میں بھی
اول صورت کی سی لحد کریں * پھر دونوں قسم صندوقی کہلاتی
ہیں پھر اس میں مردے کو لاکر رکھیں * پھر تختے لاکر یاں یا ئل
پا ایسی جس جگہہ جو ایک بالشت زمین چھوڑ دی تھی
اُس جگہہ پر رکھکر چھت بنا دیں * پھر اُسپر مٹی ڈال کے قبر
بنا دیں اُس ملک میں اس زمانے میں یہی آخر قسم قبر مروج
ہی * اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی
* اگر قدرے زیادہ ہو جائے تو مضایقہ نہیں ہی * قبر کو مربع
چوکور نہ بنائیں بلکہ اوپر سے ڈھلوان مثل کوہان شتر کے ہوئے *
مردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتار دیں اسمیں
کچھ عدد معین شرط نہیں ہی * لیکن چاہیئے کہ اُتارنے والے قوی
ہوں کہ اُسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر میں رکھیں * عورت
کو قبر میں اُسکے محارم اُتاریں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہ

مناسب ہی* جنازے کے ساتھہ چلنے والے اپنے دلوں میں خدا کا خوف لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو یاد کرتے غمناک صورتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے چلیں* اور دنیا کی باتیں کرتے ہنستے ہوے نچلیں* بلکہ بایشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نکریں* جنازے کے ساتھہ چلتے ہوئے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھہ اور ذکر الٰہی پکار کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہی جیسے کہ عادت پڑھنے کی اِس زمانے میں عوام الناس کی ہی* بایشتر آدمی اِس مسئلے سے بیخبر اور غافل ہیں علما کو چاہیے کہ عوام کو اِسّے باز رکھیں* لیکن اگر چاہیں تو دل میں پڑھیں* عورتوں کا نکلنا جنازے کے ساتھہ درست نہیں ہی* اگر نکلیں تو منع کیجائیں* اسلیے کہ جب عورتیں ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبروں کے لیے تو خدا کی اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے اُنھیں شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبروں کے پاس پہنچیں تو اُن مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور رہی مستملی میں* ماتم

آپنی ہی لمبی اسقدر چوڑی کہ مُردہ اُس میں بخوبی سما جاے اور کھودی
جاے اِسکو بھی ہندوستان میں لحد کہتے ہیں * اور وہ جو اسے اوپر
رہی اُسکو جو خندہ کہتے ہیں * یہہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو
یا سینے تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اس صورت میں بھی
اول صورت کی سی لحد نکر ہیں * یہہ دونوں قسم صندوقی کہلاتی
ہیں پھر اُس میں مُردے کو لا کر رکھیں * پھر تختے یا کڑیاں یا پل
یا اینٹیں جس جگہہ جو ایک ایک بالشت زمین چھوڑ دی تھی
اُس جگہہ پر رکھکر چھت بنا دیں * پھر اُسپر مٹی ڈالکے قبر
بنا دیں اس ملک میں اس زمانے میں یہی آخر قسم قبر مروج
ہی * اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی
* اگر قدرے زیادہ ہو جاے تو مضایقہ نہیں ہی * قبر کو مربع
چوکونہ بنائیں بلکہ اوپر سے ڈھلوان مثل کوہان شتر کے ہوے *
مُردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتاریں اِسمیں
کچھ عدد معین شرط نہیں ہی * لیکن چاہیے کہ اُتارنے والے قوی
ہوں کہ اُسکو آرام اور آہستگی سے لا کر قبر میں رکھیں * عورت
کو قبر میں اُسکے محارم اُتاریں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہہ

یہاں تک کہ قریب کے ہوتے بعید نہ اُتارے مگر جو ضرورت ہو تو بعید کے اُتارنے میں بھی مضایقہ نہیں ہی علی ہذا القیاس جب تک کہ اقرباہوں اجنبی نہ اُتاریں * اگر اُسکے اپنوں میں کوئی نہو تو ہمسایوں میں سے دیندار لوگ متقی بدھے اُتاریں * اگر یہہ بھی نہوں تو جوان صلحاو دیندار پرہیزگار اُتاریں * میت کے اُتارنے کے واسطے عورتونکو قبر میں نہ آنے دیں * اسلیے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے عورتوں اوڑکا فردکا قبر میں داخل ہونا منع فرمایا ہی * جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہہ پڑھیں بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھہ چکیں تو گرہیں کفن کی کھول دیں * منہہ دکھانا میت کا قبر میں جائز ہی * جب میت کو قبر میں رکھہ چکیں تو تختوں پر مٹی لیپ بھر بھر کے سرہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہی * اول بار کے مٹی ڈالنے میں یہہ پڑھا جائے منہا خلقناکم دوسری بار کے ڈالنے میں یہہ پڑھا جایے وفیہا نعیدکم تیسری بار کے ڈالنے میں یہہ پڑھا جائے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری * قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کرنا مردے کا مستحب ہی * مُردے کے

جیسے چادر یا کچھ کپڑا بچھانا قبر میں مکروہ ہی * اگر کہیں زمین
بہت نرم ہو یا ریتلی کہ قبر نہ بن سکے تو میت کو تابوت میں رکھکر
گاڑ دینا درست ہی خواہ تابوت لوہے کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا *
پس اگر تابوت میں گاڑیں تو سنت ہی کہ اسمیں مٹی کا فرش
کردیں اور اندر کی طرف بھی مٹی سے لیپ دیں * دفن کرنے کے
بعد پانی چھڑکنا قبر پر مستحب ہی * طور اسکا یہ ہی کہ پہلے سرہانے
سے پائنتی تک قبلہ کی جانب پر لمبا ہار چھڑکا جاے * پھر اسطور
سے دوسری جانب کو * جتنی مٹی قبر کی ہو اُتنی ہی اسپر ڈالی جاے
زیادہ اور کم کرنا اسے مکروہ ہی * مگر امام محمد رحمۃ اللہ سے
روایت ہی کہ اگر کچھ تھوڑی سی زیادہ ہوجاے تو کچھ مضایقہ نہیں
* دفن کے وقت عورت کی قبر پر پردہ کرنا مستحب ہی * اور
مرد کی قبر پر نہیں چاہیے ہی * تختے رکھنا عورت کی قبر پر سر کی
طرف سے مستحب ہی * اور مرد کی قبر پر پاؤں کی طرف سے
مستحب ہی * اگر تختے رکھنے میں سوراخ باقی رہجاویں تو بند کرنا
اُنکا مستحب ہی تاکہ مٹی مردے پر نہ گرے * کچی اینٹیں یا بانس کے
تختے لحد کے منہ پر رکھنا مستحب ہی اور بوریا رکھنے میں اختلاف

ہی بعضوں نے کہا ہی مکروہ بعضوں نے کہا ہی درست *
پکی اینٹیں یا مضبوط لکڑیاں لحد کے منہ میں رکھنا مکروہ ہی. بشرطیکہ
متصل میت کے ہوں * جیسے کہ میت کے اوپر اور گرد متصل
رکھنا انکا مکروہ ہی * مگر جو کہیں کی زمین بہت نرم ہو یا درندوں
سے خوف و خطر ہو تو محافظت کے لیے میت سے ذرا فرق سے
رکھنا درست ہی * جیسے میت کے اوپر ذرا فرق سے انکا رکھنا
درست ہی * دفن کرنا میت کا رات میں مکروہ نہیں ہی *
لیکن دن میں بہتر ہی * میت کا گاڑنا اس گورستان میں بہتر ہی
کہ جسمیں علما صلحا اور بزرگ مدفون ہوں * جب میت کو دفن کر
چکیں تو مستحب ہی کہ تھوڑی دیر تک وہاں قرآن مجید اور دعا
درود پڑھتے رہیں اور پڑھے کا ثواب اسکی روح کو بخشیں
اور اسکے حق میں مغفرت اور ثابت قدم رہنا جواب سوال
میں خدا سے درخواست کرتے رہیں یا اتنے رہیں کہ جتنی دیر میں
ایک اونٹ ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہی. بعد اسکے وہاں سے اٹھ
آئیں * یا سطور سے امر اور فعل نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا حدیث صحیح میں منقول ہی * اور یہ

سوال جواب کے وقت میت کے لیے موجب استیناس کا اور باعث دفع وحشت اور دہشت کا بھی ہوتا ہی * چنانچہ صحیح مسلم میں بعض اصحابون سے منقول ہی۔ اس اس سے معلوم ہوا کہ جو بعضے دیار کی اس زمانے میں رسم ہی کہ میت کو دفن کرکے چالیس قدم سب چلے جاتے ہیں پھر وہان سے لوٹ کر قبر پر آکر فاتحہ پڑھتے ہیں بدعت مخالف سنت کے اور محض مدخواہی میت کی ہی اس مسلے کو یاد رکھا چاہیے * قبر دیے جائے تو اسکا درست کرنا جائز ہی مگر وہسی جیسی دینا بہتر ہی کہ مومن کی دفن ہوئی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہوتی ہی * قبر کی گچکاری کرنا اور اسپر لیسنا اور اسپر لکھنا اور عمارت بنانا موافق حدیث شریف کے اور نزدیک محققین فقہا کے بھی بہت مکروہ ہی * لیکن بعضی معتبر کتابوں میں لکھا ہی کہ سوا گچکاری کے پکھائی تو ہو نہیں درست ہیں واللہ اعلم بالصواب *

نویں فصل شہید کے احکام میں * جو مسلمان عاقل * بالغ * پاک * ناحق مارا جائے اسطور سے کہ اسکے مرنے میں قصاص واجب ہو اگرچہ کسی جہت سے پھر ساقط ہو جائے * چنانچہ بیٹے کو باپ نے مار ڈالا

تو باسبب قصاص بہ سبب حق ابوہ کے ساقط ہو گیا یا مثال اسکے
اور کوئی صورت ہو اور وہ مرتث بھی نہوا ہو * مرتث کے معنے
انشاء اللہ تعالی آگے معلوم ہو جاینگے * یا اُسکو کسی طور سے
باغیوں یا حربیوں یا رہزنوں نے مار ڈالا ہو یا پایا گیا میت ان
سبکی لڑائی میں اور اُس میں قتل کی کوئی نشانی موجود ہی اگرچہ نکلنا
خونکا ہو آنکھ اور کان سے یا تازے خونکا نکلنا حلق سے تو ان سبکو
شہید کامل کہتے ہیں بر خلاف اُسکے کہ خون جما ہوا حلق سے
آتا ہو یا خون نکلتا ہو ناک سے یا جائے ضرور یا پیشاب کی جگہہ سے
* حکم شہید کامل کا یہہ ہی کہ ہتیار اور موزے اور جو چیز کہ
قابل کفن کے نہو اُسکے بدن سے دور کریں * اور بغیر غسل
کے ویسے ہی خون آلودہ کپڑوں سمیت نماز جنازے کی پڑھکر
گاڑ دیں بشرطیکہ کپڑے اُسکے موافق کفن سنت کے ہوں یعنے
مرد کے لیئے تین کپڑے عورت کے لیئے پانچ کپڑے چنانچہ معلوم
ہو چکا ہی * پس اگر کفن مسنون سے کپڑے زیادہ ہوں تو
کم کردیں اور جو کم ہوں تو زیادہ کردیں تا کہ موافق کفن مسنون
کے ہو جائیں * عاقل بالغ پاک ہونا شہید کامل کے حکم میں امام

اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہی * یعنی صغیر * مجنوں *
حائض * نفساء * جنب * اگر شہید ہو جائیں تو انکو غسل اور کفن
دیا جائے * صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک یہ شرطیں نہیں
ہیں تو انکے نزدیک انسبکو بھی غسل اور کفن نہ دیا جائے بلکہ حکم
انکا حکم شہید کامل کا ہی * اگر باپ نے بیٹے کو مار ڈالا * یا کسی
اجنبی نے قتل کیا اور باپ نے قصاص اسکا معاف بخشدیا یا خونکا
بہا لیگے تو بھی حکم شہید کامل کا جاری ہوگا اگرچہ قصاص کیا *
جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر میں یا دیہات میں ایسی جگہہ کہ وہانکے
مقتول پائیجانے میں دیت واجب ہوتی ہی جیسے * جامع مسجد
* یا شارع عام یعنی راہ سب خاص وعام کی * یا مارا گیا حدیا
قصاص یا تعزیر میں * یا کسی درندے نے پھاڑ ڈالا * یا زخمی ہو کر
مرتث ہوا * یعنے لڑائی ہو چکنے کے بعد اسقدر جیا کہ اُسنے کچھ کھایا
* یا پیا * یا سویا * یا معالجہ کیا گیا اگرچہ تھوڑا ہو * یا کچھ دنیا کی
وصیت * یا خرید فروخت کی یا بہت باتیں کیں * یا وہ اپنے خیمہ میں
اُٹھہ آیا * یا اُٹھایا گیا لڑائی میں سے اور اُسکو ہوش وحواس تھا پھر
وہاں میں مرگیا یا خیمے تک پہنچکر * یا ایک مکان سے اُٹھکر دوسرے

مکان کو چلا گیا اور گھوڑے ستو وغیرہ سے اُسکے دینے کا کچھ عوض وحقہ بھی تھا تو ان سب صورتوں میں غسل اور کفن دیا جائے * ان سب حرکتوں سے مرتث ہوتا ہے بشرطیکہ لڑائی ہو چکنے کے بعد یہ حرکتیں پائی جائیں * اگر لڑائی ہنوز قایم تھی اور اس سے کوئی حرکت ان میں سے پائی گئی تو وہ موجب مرتث ہونے کی اور محل شہادت کا مانع نہیں ہے * پس غسل اور کفن نہ دیا جائے * اگر کسی مسلمان نے جہاد میں قصد کیا کافر حربی کے مارنے کا کسی حربے سے پس اتفاقاً وہ حربہ اُسکے اپنے ہی لگ گیا اور وہ مرگیا تو اُسکو غسل اور کفن دیا جائے * اور وہ شہید ہی آخرت کے ثواب پانے میں * جیسے کہ مجنون یا نابالغ یا جنب یا حایض * یا نفسا * یا مرتث * یا وہ شخص کہ ہوا سے دبکے مرگیا * یا پانی میں ڈوب کے * یا آگ سے جلکر * یا سفر میں * یا علم دین کی طلب میں * یا جمعے کے دن یا شب میں * یا ذات الجنب کے مرض سے یا پیٹ چلنکر * یا وبا سے یا عورت ولادت سے تو یہ سب آخرت کے ثواب پانے میں شہید ہیں اگرچہ غسل کفن دیے جاوینگے * امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس تک شمار کیئے

اہیں * دسویں فصل مسائل متفرقہ میں * کوئی مرجائے تو اسکے اقربا کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو سو آمیوں تک جنازے کے لیے جمع کریں * حدیث شریف میں آیا ہی کہ اگر سو آدمی جنازے کی نماز پڑھیں اور وہ سب مردے کی شفاعت کریں تو اللہ تعالی اُنکی شفاعت قبول کرتا ہی * ایک کافر مرا اور اُسکے آشنا سوا ایک مسلمان کے کوئی نہ تھا تو پھر مسلمان اُسکو ناپاک کپڑے کی طرح دھوکے ایک کپڑے میں لپیٹ کر گڑھا کھود کے گاڑ دے * اور کسی چیز میں اُسکے گاڑنے داب نے میں رعایت سنت کی نکرے * اور اگر اُسکے ہم مذہبوں کے حوالے کر دے تو بھی جائز ہی * اگر اُسکے اپنوں سے کوئی اور کافر بھی زندہ تھا تو اُس مسلمان کو ہرگز نچاہیے کہ اُسکے گاڑنے کا سرانجام کرے بلکہ چھوڑ دے * کہ وہ کافر آپ ہی گاڑ داب لیں * اور اگر وہ مرتد ہو معاذ اللہ اور اُسکے اپنوں سے سوا اُس مسلمان کے کوئی نہو تو اُس مسلمان کو چاہیے کہ بے دھوے بے کفن دئے ایک گڑھا کھود کے مرے کتے کی طرح دبا دے تا کہ اُسکی لاش کے سڑنے سے کسی کو اذیت نہوے اور جس کافر کے مذہب میں مل گیا ہو اُنکے حوالے نکر دے

جو مسلمان مرجائے اور اُسکے اپنوں سیے سوا کافروں کے کوئی نہو تو مسلمانوں کو نچاہیے کہ اُسے کافروں کے حوالے کردیں بلکہ آپہی مسلمان ملکر اُسکی تجہیز تکفین کریں * کوئی مرجائے اور کچھ مال اپنا چھوڑے تو کفن اُسکا اور مسلمانوں پر واجب ہی * بیت المال میں سے مل جائے تو بہتر ہی والا اور مسلمانوں سے مانگ کے تجہیز تکفین کیجائے * اگر اُسکی تجہیز تکفین کچھ بچ رہے تو جس سے مانگا تھا اُسی کے حوالے کردیں اور جو مالک معلوم نہو یا وہ نہ لے تو اور کسی محتاج میت کی تجہیز تکفین میں صرف کردیں * اگر کوئی محتاج میت نملے تو فقیروں کو خیرات کردیں یا اپنے ہی خرچ میں لائیں اگر وہ خود محتاج ہوں تو * مردے کو غسل دیکے کفنا دیا اور اُسکا کچھ بدن دھونے سے بھول گئے پھر یاد آیا کہ کچھ بدن دھونے سے رہ گیا ہی تو مردے کو کفن سے نکال کر وہ جگہہ اُسکی دھوکے پھر کفنا دیں * اور اگر نماز اُسپر اُسی حالت میں پڑھلی ہی تو پھر نماز پڑھیں اور جو قبر میں رکھنے کے بعد یاد آئے اور مٹی ہنوز اُسپر نہ ڈالی ہو تو باہر نکال کر وہ جگہہ اُسکی دھوکے پھر نماز پڑھ کے گاڑ دیں اور اگر مٹی ڈال

چکے ہوں تو پھر نہ اُکھیڑیں مگر بلا نماز دفن کیا ہے تو قبر پر نماز پڑھیں تحقیق د
حسن بھی ہے * اگر مُردے کو بلا غسل دئے کفن پہنا دیا اور مٹی
ڈالنے سے قبل یاد ہوا تو اُسکو نکال کے غسل کفن دیکر نماز
پڑھکے پھر گاڑ دیں * اگر مٹی ڈالنے کے بعد یاد ہوا تو اُکھیڑیں
بلکہ اُسی حالت میں قبر پر نماز پڑھیں * اگر میت کے ساتھ قبر
میں کسی کا کپڑا یا روپیا یا کچھ اور مال متاع رہگیا اور مٹی بھی اُسپر
ڈال دی ہو تو قبر کھول کے اُسکا مال نکال دینا جائز ہے *
مُردے کو جو دفن کر چکے تو پھر اُکھیڑنا اُسکا درست نہیں ہے مگر
واسطے حق آدمیوں کے یا دریا یا سیلاب کا پانی آ پہنچے پھر جاتا ہو یا دریا قبر
کو کاٹے لئے جاتا ہو تو وہاں سے اُکھیڑ لینا جائز ہے * یا کسی اور
ضرورت سے جیسے وہ زمین مغصوب ہو یا حق شفعہ سے کسی کے
پاس چلی جاوے پھر مالک زمین کا مختار ہے چاہے اُسکو نکال
ڈالے چاہے قبر کو زمین کے برابر کر دے اگر مردہ خاک ہو گیا ہو
تو زمین کے مالک کو کھیتی کرنا اور عمارت بنانا بھی وہاں درست
ہے * اگر بعد دفن کرنیکے معلوم ہوا کہ میت رو بقبلہ جیسا کہ
چاہیے ویسا نہیں مدفون ہوا یعنی معلوم ہوا کہ قبلے کو اُسکا منہ ہی

کیا پایا تو اگر میت سیدھا رکھا گیا ہی یا بائیں کروٹ پڑا ہی تو پھر کھولنا
قبر کا منع ہی جیسا ہی ویسا ہی رہنے دیں * اگر یہ باتیں مٹی
ڈالنے سے پہلے معلوم ہو جائیں تو درست کر لیں * اگر میت کے
غسل کے لیے پانی میسر نہو تو اُسکا تیمم کر کے نماز جنازے کی
پڑھیں * اگر میت کا تیمم کر کے جنازہ پڑھ لیا پھر اسقدر پانی
میسر ہوا کہ غسل کے لیے کافی تھا تو اُسکو غسل دے لیں مگر نماز
کے اعادے میں دو روایتیں ہیں ایک میں ہی اعادہ کریں ایک
میں ہی نکریں * اگر میت کی چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی
پاک ہو تو نماز جنازے کی بے اختلاف درست ہی * اور جو
چارپائی ناپاک ہو تو اسمیں اختلاف ہی * اگر مصلی کے پانو
کے نیچے کی جگہ ناپاک ہو اور وہ اپنی جوتیاں نکال کے اُنپر کھڑا
ہو کے نماز پڑھے تو درست ہی * ایسی ہی اگر جوتیاں اُسکی
فقط نیچے سے ناپاک ہوں اور وہ اُنکو پانو سے نکال کے اُنپر کھڑا
ہو کے نماز جنازے کی پڑھے تو درست ہی * ایک کپڑا ہی اور
دو شخص ہیں ایک زندہ ایک مردہ تو وہ جسکی مالک ہی اُسی کے
واسطے دیں * اگر وہ مردے کی ملک ہی اور زندہ مردے کا وارث

ہی۔ پس یہ اگر پانی کی محافظت کے لیے مضطر ہی اُسکے لینے ہیں تو یہی لے اور مردے کو ننگا دفن کرے اور اگر نماز کے لیے اُسے درکار ہی اور مددگار اُسے ہیں کچھ جانکا خطرہ نہیں تو مردے ہی کے کفن میں لگائے اور آپ ننگا نماز پڑھے * چاہیے کہ ایک میت کی ملکت پانی بقدر غسل کے تھا اور زندہ پینے کے لیے مضطر ہی تو اُس پانی کو پیے اور میت کا تیمم کرکے نماز جنازے کی پڑھے * اور اگر اپنی طہارت کے لیے اُسے درکار ہی تو میت کے غسل میں صرف کرے اور آپ تیمم سے نماز جنازے کی پڑھے * اگر پایا جائے مردہ دار حرب میں اور کچھ علامت کفر اسلام کی اُسمیں نہو تو حکم کیا جاوے اُسکے کفر پر * اگر مغرب کی نماز کے وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلے نماز مغرب کی پڑھیں پیچھے نماز جنازے کی * اگر عید کی نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بھی مقدم کریں * لیکن خطبہ عید کا بعد جنازے کے پڑھیں * اگر تجہیز و تکفین میت کی جمعہ کے روز صبح کو ہو چکی ہو تو اُسی وقت دفن کر دیں جمعے کی نماز تک رکھا اُسکا اسواسطے کہ بہت سے آدمی جمع ہو کر اُسوقت نماز جنازے کی پڑھیں مکروہ ہی * اگر خوف ہو کہ

میت کے دفن کرنے میں نماز جمعہ کی فوت ہوجانیکی نگی تو جمعہ کی نماز کے بعد دفن کریں *جنازے کے ساتھ جانا نفل پڑھنے سے بہتر ہی بشرطیکہ میت اُسکے ہمسایہ یا قرابتی سے ہو یا نیک لوگوں میں مشہور بصلاح یا تقوی ہو *اگر یہ باتیں اُسمیں نہوں تو نفل پڑھنا بہتر ہی بشرطیکہ اور لوگ کافی ہوں اُسکے دفن کرنیمیں * مزدوری دیکر جنازہ اُٹھوانا اور قبر کھدوانا درست ہی *اور ایسے ہی غسال دلوانا بھی بعضونکے نزدیک جائز ہی *لیکن اُجرت لینا اسبب امور پر بہتر نہیں ہی *اگر میت کے سوا ایکہی شخص ہو تو اُسکو ان امور پر اُجرت لینا جائز نہیں ہی *مُردے کا گاڑنا اُسی جگہہ کے گورستان میں بہتر ہی کہ جس جگہہ مرا ہو *میت کو دفن کرنے کے لیے لیجانا بعضے علما کے نزدیک دو کوس تک بعضونکے نزدیک دو منزل تک بعضونکے نزدیک تین منزل تک بھی جائز ہی *اور جو دفن کر چکے تو پھر اُسکو اُکھڑ کر اور جگہہ لیجانا بے ضرورت ہرگز نہیں جائز ہی چنانچہ قبل اسکے بھی معلوم ہو چکا ہی *دفن کرنا میت کو اُس گھر میں کہ جس میں مرا ہو مکروہ ہی اسلیے

کہ یہ خاص نبیوں کے لیے ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین * کوئی
کشتی میں مرجاوے اور دفن کرنے کے لیے زمین نزدیک نہ ہو تو
اسکو غسل کفن دیکے ثقیل چیز سے کچھ باندھ کر دریا میں ڈال دیں
* قرآن مجید پڑھنا قبر کے پاس جائز ہے * مردہ اسکے سننے سے فائدہ
مند بھی ہوتا ہے * قبر پر بیٹھنا سونا چلنا کھڑا ہونا ناجائز اور
پیشاب کرنا مکروہ ہے * سبز گھاس کا کاٹنا قبر پر سے مکروہ
ہے * مگر سوکھی کا کاٹنا درست ہے * گورستان کی لکڑیاں
اور گھاس کا کاٹنا مکروہ ہے * گورستان میں جوتیوں سمیت
چلنا مکروہ ہے اگرچہ قبریں بچا بچا کے چلے * گورستان میں ننگے پیر
چلنا اور اسکے لیے مغفرت مانگنا مستحب ہے * اپنے واسطے
قبر کھدوا رکھنا کفن تیار کر رکھنا درست ہے بلکہ امید ہے کہ ثواب
پاوے مگر بعضے محققین قبر تیار کر رکھنا منع کرتے ہیں اسواسطے کہ کسیکو
معلوم نہیں کہ کونسی زمین میں مریگا * پہلے مردے کی قبر میں
دوسرے کو دفن کرنا منع ہے جب تک کہ پہلا گلکے مٹی ہو گیا ہو
یا جگہ کی ضرورت ہو تو اس پہلے کی ہڈیاں ایک طرف جمع کرکے
دوسرے کو اسکے ساتھ دفن کریں کوئی جانا عورات مرجاوے

دونوں مر گئے اور اسکے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہوتا ہی تو اسکا
پیٹ بائیں کوکھ سے چاک کرکے بچہ نکال لیں جب تک کہ عورت
دستکار ہوشیار ہاتھ کے مرد ہاتھ نہ لگاویں * اگر عورت نہ ملے تو پھر
مرد کا بھی مضائقہ نہیں ہی * اگر زندہ عورت کے پیٹ میں بچہ
مر جاوے اور خطرہ ہو عورت کے ہلاک ہو جانے کا تو کوئی عورت
ہوشیار دستکار اسکے پیٹ میں ہاتھ ڈالکے بچے کو تھوڑا
تھوڑا کاٹ کاٹ کے نکال لے * کوئی عورت حاملہ پورے
دنوں سے مر گئی اور اسکے پیٹ میں بچہ حرکت کرتا تھا اور وہ اسی
حالت میں دفن کی گئی پھر کسی کو خواب میں نظر آئی اور کہا کہ
میں نے قبر میں بچہ جنا ہی تو اسکی قبر کھود کر دیکھنا درست نہیں
ہی * ایک کپڑے میں دو مردوں کو ملا کر کفنانا نہیں درست
ہی اگر ضرورت ہو تو پھاڑ کر آدھے میں ایک کو لپیٹیں آدھے
میں دوسرے کو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ چھپے * دو مردوں کو ایک
قبر میں گاڑنا نہیں درست ہی * اگر ضرورت ہو جگہ کی تو
دیکھنا چاہیے کہ سب ایک جنس ہیں یعنی فقط مرد ہیں یا فقط
عورتیں ملا * یا مختلف ہیں یعنے مرد عورتیں بالغ نابالغ جمع

بعضی کل مستحب ہمع ہائین پس اگر ایک جنس ہوں تو قبلے کی
طرف اُسکو لگا کرو کہیں جو اُفضل ہین انسان ہو بعد اُسکے جو
پیچھلے دوسرے کو اُسہی قیاس سے اور اگر مختلف ہوں تو قبلے
کی طرف مرد بالغ کو لگا کے رکھیں * اُسکے پیچھے لڑکے کو اُسکے
پیچھے دختی مشکل کو * اُسکے پیچھے عورت کو * اِن سب صورتوں
میں ہر ایک سے درمیان میں مٹی کی مینڈ بنا دیں تاکہ جسم
سب کے الگ الگ رہیں * زیارت کرنا قبروں کی مستحب
ہی * جب قبروں کے پاس جائے تو یہ پڑھنا سنت ہی * السلام
علیکم دار قوم مومنین * وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون * اسأل
اللہ لی ولکم العافیۃ * چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی
آلہ واصحابہ وسلم جب جنت البقیع کو تشریف لیجاتے تھے تو
اسکو پڑھتے تھے * اور مستحب ہی سورت یاسین پڑھنا کہ
حدیث مشہور سے ثابت ہی * حدیث شریف میں آیا ہی
کہ جس شخص نے قبروں کے پاس سورت اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھی
اور اُسکا ثواب مردوں کو بخشا تو دیا جاویگا ثواب اُسکو اسقدر
کہ جتنے مردے وہاں ہونگے یعنی اگر مردے وہاں مثلا سو ہونگے تو

اُسکو ایک حصے کا سو حصے کے قدر ثواب ملے گا * قبر وںکے پاس
کھڑے ہو کے قبلے کو منہہ کر کے دعا پڑھنا مستحب ہی * بعضوں
نے کہا ہی کہ میت کی طرف کو منہہ کر کے دعا پڑھے * یہی قول
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہی * اور یہی حکم ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زیارت شریف کا
بھی * قبر کو چومنا اور اُسپر ہاتھہ رکھنا منع ہی مگر بعضوں نے
کہا ہی جو مزار محیط انوار نبی علیہ الصلواۃ والسلام کی میسر
ہو تو اُسکو چومنا اور اُسپر ہاتھہ رکھنا موجب سعادت کا ہی
* زیارت کرنا قبر وںکی جمعے کے دن بعد نماز جمعے کے بہتر ہی *
اور ہفتے کو شب میں آفتاب نکلنے تک * اور پنجشنبے کو اول
روز اور آخر روز میں * دفن کرنے کے بعد تلقین نکریں * اور اگر
کوئی کرے تو منع بھی نکیا جائے * اِس تلقین میں اِسطور سے کہنا ہی
کہ اے فلانے بیٹے فلانے کے یاد کر اُس راہ کو جس راہ پر تھا
تو اور کہہ * رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہ
عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا * یعنی راضی ہوا میں اللہ
سے رب ہونے میں اُسکے * اور راضی ہوا میں اِسلام سے دین

ہونے میں اسکے * اور راضی ہوا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم سے پیغمبر ہونے میں اسکے * اگر میت کا نام معلوم
نہو تو کہا جائے ای بندے خدا کے * اور باقی تلقین ذکر کی جائے *
جس کسی سے سوال قبر میں نہیں ہوتا ہی اسکو تلقین نکریں
* موافق اصح روایت کے نبیوں سے سوال نہیں ہوتا ہی
* اور نہ مسلمانونکے معصوم بچوں سے * آگ جلانا قبر پر منع ہی
* پھولوں کے درخت یا سبز گھاس یا کچھ اور سبزے کی
قسم سے قبر پر جمانا بہتر ہی کہ جب تک وہ تر و تازہ رہتا ہی
خدا کی ثنا کرتا ہی اور میت کو اسکی تسبیح سے انسیت
ہوتی ہی * میت نے اگر وصیت کی ہو کہ مجھے فلانا شخص غسل
دے یا قبر میں اتارے یا نماز جنازہ کی پڑھے تو یہ وصیت اسکی
باطل ہی اور یہ حق اسکے اولیا کا ہی جسکو چاہیں حکم دیں
یا خود آپ کریں * مسائل استقاط کا * ایک شخص پر فرض
نمازیں اور واجب اور روزے ماہ رمضان مبارک کے اور کفارے
قسمونکے اور سجدے سہوے یا اور کوئی واجب * سبب یا بعض
انکے اسکے ذمے پر تھے کہ اسنے ادا نہیں کیے تھے یا ادا تو کیئے تھے

لیکن نقصان کے ساتھہ بس اگر اُسنے وصیت کی تھی کہ مجھپر
یہہ حقوق باقی ہیں میرے مال سے اِن حقوق کا فدیہ دیجیو *
بس اگر ثلث مال کا اُس فدئے کے لیے کافی ہو تو دیا جاتا ہے *
اِس طور سے کہ جتنی اُسپر فرض نماز یں ہیں وتروں سمیت
اور ماہ رمضان کے روزے شمار کرکے ہر ایک کے
عوض میں دو دو سیر گیہوں یا قیمت اُنکی محتاجونکو دیدیں
اور باقی حقوق کا حال حیلے کے بیان میں جو آگے آتا ہی
انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا * اور اگر ثلث مال
اسمیں کفایت نکرے تو چاہیے کہ فدیہ پورا کرنے میں حیلہ کیا جاہے
* اور اگر ورثا اپنی طرف سے پورا کرکے ادا کردیں تو بھی جایز
ہی * پھر اِس صورت میں حیلہ کرنا مناسب نہیں ہی * جیسے
کہ اگر میت نے وصیت نکی ہو اور ورثا اپنی طرف سے فدیہ
دیدیں تو درست ہی * حیلہ یہہ ہی کہ عمر اُسکی منیب حساب
کی جائے پھر اُسمیں سے ابتداء تولد سے بلوغ تک کے ایام
نکال ڈالیں مثلاً بارہ برس * اور جو عورت ہو تو نو برس * پھر
ہر روز کی پانچ فرض نمازوں اور ایک نماز وتر کی بدلے دو دو سیر

گیہوں مقرر کریں * بس ایک روز کے بارہ سیر ہوئے اور
ایک مہینے کے چالیس سیر کے من سے نو من اور ایک برس
کے ایک سی آٹھ من اور ایک ماہ رمضان کے روزوں کے بدلے
ڈیڑھ من بس یہ مجموع ایک سی ساڑھ نو من ہوئے اور
چاہیے کہ بدلے سجدہ سہو اور کفارے یمین کے یا مثل انکے اور
واجبات کہ واجب الادا ہیں اور مدہ بسبب بشریت کے
قصور ہوا ہی فکر کرکے کہ مثلاً اسقدر یہ امور اُسکے ذمے پر ہونگے
ہر ایک کے بدلے دو دو سیر گیہوں مگر کفارے یمین کے بدلے
بیس سیر حساب کرکے اندازے سے اُسپر زیادہ کرلیں پھر جتنی
کہ اُسکی عمر مقرر کی جائے اُتنے ہی گیہوں اُسی حساب سے مقرر
کرکے قرآن مجید یا کوئی اور شی ذی قیمت اُنہی گیہوں پر
ایک مسکین کے ہاتھ بیچ ڈلیں * اگر قرآن دینا منظور نہو تو
اُسے لیکے بخشا لیں والا اُسیکو چھوڑ دیں بس قرآن بیچنے
والے کے اُس مسکین پر گیہوں ثابت ہو جائینگے پھر قرآن
بیچنے والا اس مسکین کو کہے کہ اس میت کے ذمے پر جو اتنی
مدت کی فرض نمازیں اور واجب اور سجدہ سہوے اور بدلہ

رمضان کے روزے اور کفارے بیسون کے اور سوا انکے بعضے حقوق اللہ تعالی کے کہ واجب الادا ہیں اور اسنے اُنسب میں سے بعضے ادا کیے ہیں اور بعضے باقی ہیں یا سب ہی باقی ہیں تو سینے تجھکو وہ گیہوں کہ میرے تجھپر ہیں اس میت کے اِن حقوق کے فدیہ میں دیے پھر وہ مسکین کہے سینے قبول کیے * پس اُمید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت مآب سے کہ اپنے فضل اور کرم سے اُس میت کو مخلصی بخشے * اچھا ہے کہ جو مسلمان وفات ہو تو اسقاط اُسکی اسیطور سے کیجائے * پس اگر وہ صاحب مال ہو تو اسکے مال میں سے دیں یا اگر ورثہ اپنی طرف سے ادا کردیں تو بھی بہتر ہی والا یہ حیلہ کرلیں اور اس امر سے غافل نہ ہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب * گیارہویں فصل تعزیت میں *

تعزیت کرنا مصیبت والونکی سنت ہی * تعزیت کے واسطے مصیبت والونکو تین روز تک بیٹھنا جایز ہی * مگر ایک روز بیٹھنا اولی ہی * تعزیت کے لیے بیٹھنا دروازے کے آگے مکروہ ہی * دومرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہی * موت کے

بلکہ تین روز تک تعزیت درست ہی * قبل دفن کرنے
کے تعزیت بہتر نہیں ہی * مگر جو اہل میت پر بہت غم
والم ہو تو قبل بھی مضائقہ نہیں ہی * تعزیت کرنی میت
کے سب اقربا کے پاس جا کر مستحب ہی * لیکن جوان
عورت کے پاس جانا منع ہی * مگر جیسے کہ اسکا از روئی شرع پردہ
صحیح نہ ہو تو اسکو درست ہی * تعزیت کرنے والا اہل
مصیبت کو یوں کہے * اعظم اللہ اجرک واحسن عزاک وغفر
لمیتک اگر میت غیر مکلف ہو یعنی صغیر یا مجنون اصلی تو
وغفر لمیتک نہ کہے * معنی اسکے یہ ہیں اجر عظیم دے اللہ تعالی
تجھکو اور نیک کرے صبر تیرا اور بخشے مردے تیرے کو * مستحب
ہی کہ ایسے کلمات تعزیت میں کہے کہ اہل مصیبت کے دل پر
صبر اور تسکین جسسے حاصل ہو * اور مصافحہ بھی کرے اہل
مصیبت سے کہ پھر اسکے دل کو تسکین بخشتا ہی اور سنت ہی
کہ اہل مصیبت اکثر اوقات پڑھتا رہے * لا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم مستحب ہی کہ تعزیت میں وہ بھی کہے کہ
جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاذ بن جبل

بہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اُنکے بیٹے کے مرنے کی مصیبت میں
فرمایا تھا اُسکا حاصل یہہ ہی * مال ہمارے اور اولاد ہماری قبیل
ہمارے خدا کی مہر بخششین ہیں اور اُسکی عاریتیں ہیں ہمارے
پاس رکھی ہوئیں شاد ہو لیتے تہیں ہم اُنسے چند روز پھر لے لیسے
گا جو دیا گیا تھا ہمیں جس وقت کہ دین اُنے یہہ سب نعمتین
ہمکو تو حق اُسکا شکر ہی اور جب کہ لیا ہے تو حق اُسکا صبر ہے اور
تھا بیٹا تیرا خدا کی مہر بخششوں سے اور اُسکی عاریتوں سے فائدہ
لیا تونے اُس سے خوشی اور بشاشت حال میں پھر لے لیا خدا نے
اُسے ساتھ اجر کے تجکو جزع فزع مت کر کہ یہہ ضایع کر دیگا اجر
تیرے کو اگر ظاہر کیا جاوے کچھ ثواب مصیبت تیری کا تو خواہ
نخواہ ظہور آ جاوے تو اُسکے مقابلے میں مصیبت اپنی کو بس امید
وار ہو تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کا * یہاں تک تمام ہو چکی * چاہیں
چاہیے مسلمانو انکو کہ ایسی ہی کلمات تعزیت میں کہیں مردے کی
برائیوں سے ذکر کرنا منع ہی اسواسطے کہ جب اُسکی برائی کوئی
ذکر کرتا ہی تو فرشتہ قبر میں اُسسے جھڑکی سے کہتا ہی کہ تو ایسا
تھا جیسا یہہ کہتے ہیں * کافر کے واسطے بھی تعزیت کرنا درست

ای مگر اُسنے یوں لکھے کہ بخشے اللہ تعالی میرے مردیکو بلکہ یوں کہے کہ
کر اللہ تعالی اسکا عوض دے تجھکو اور تیرے شمار میں کم نکرے *

بارہویں فصل اہل میت کے لیے طعام بھیجنے اور میت کے
لیے صدقہ دینے میں * مستحب ہی محلہ دارونکو اور اُن اپنونکو
جو قرابت بعید رکھتے ہوں کہ طعام پکا کر مصیبت والونکو
بھیجیں * اگر اہل مصیبت طعام نکھائیں تو اور مسلمانون کے تئیں
مستحب ہی کہ منت کرکے اُنکو طعام کھلائیں * ضیافت
دینا اہل میت سے مکروہ اور بدعت شنیع ہی جیسے عوام
الناس اِس زمانے میں لیے ہیں خصوصاً سادات ہیں کہ اگر اہل
مصیبت ضیافت نہ دے تو نہایت مطعون اور بدنام کرتے ہیں
* اگر اہل مصیبت صاحب مقدور ہو اور اپنی رضا سے کچھ
خیرات کرے تا کہ میت کو ثواب پہونچے تو بہتر ہی * مستحب ہی
کہ ولی میت کا اول شب کچھ تصدق موافق اپنے مقدور کے
کرے * اور اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہیے کہ دو رکعت
نفل پڑھکے ثواب اُسکا مردے کی روح کو بخشے امید ہی کہ
اللہ تعالی میت کو بخشش دیگا * اِس نماز کی ہر رکعت میں بعد

الحمد کے دس دس بار آیت الکرسی اور سورۂ الہاکم
التکاثر پڑھنا ہی * حدیث شریف میں آیا ہی کہ اول
شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی بس رحم کرو تم اپنے
مُردوں پر خیرات کرنے ہیں * بجنہ طعام یا کچا یا شیرینی میت
کے پیچھے قبر کو بھیجنا مکروہ ہی * شیخ عبدالحق دہلوی
رحمہ اللہ علیہ نے جامع البرکات میں لکھا ہی کہ کتاب طالب
المومنین میں مذکور ہی کہ وہ جو اِس زمانے کے آدمی
تکلفات کرتے ہیں مثلا سیوم کو فرش بچھانا خیر کھر آکر ماحوشہو
تقسیم کرنا اور مانند اسکے سب بدعت شنیع اور غیر جائز
ہی تو بخشے اللہ تعالی اُنکو اِنکا موں سے اور عفو کرے * اگر
تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو کہے کہ بری مصیبت پہنچی
تجھے بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ کفر ہی * بعضوں نے کہا ہی
کفر تو نہیں ہی لیکن خطا بڑی ہی * بعضوں نے فتوی اسکے
جواز پر دیا ہی * اور اگر کہے جو کچھ کہ اُسکی عمر سے کم
ہوئی ہی تیری عمر میں زیادہ ہو جیو تو خوف کفر کا ہی * اگر کہے
عمر تیری زیادہ ہو جیو یہہ بھی خطا اور جہل ہی یہاں تک

کلام تھا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو * اگر میت
کے ساتھ رکھا جاوے یا لکھا جاوے یہ عہد نامہ لکھدیں تو امید ہی کہ اللہ
تعالی اسکو بخشدیگا * عہد نامہ یہ ہی * اللهم فاطر السموات
والارض عالم الغيب والشهادة اني اعهد اليك في هذه
الحيوة الدنيا باني اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا
شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك وانك ان تكلني الى
نفسي تقربني الى الشر وتباعدني من الخير لا اثق الا برحمتك
فاجعل لي عندك عهدا توفينيه يوم القيامة انك لا تخلف
الميعاد * اور بعضے اگلے بزرگوں نے وصیت کی تھی کہ میرے
مرے کے بعد میرے ماتھے اور سینے پر بسم الله الرحمن الرحيم
لکھدیجیو * اور روایت معتبر ہی کہ ایک شخص صالح نیک
بخت نے مرنیکے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے مرے کے
بعد سینے اور ماتھے پر میرے بسم الله الرحمن الرحيم لکھدیجیو
چنانچہ بیٹے نے ایسا ہی کیا پھر اسنے جو خواب میں اپنے باپ
کو دیکھا تو پوچھا کہ کیونکر گذری آپنے کہا کہ جب مجھکو قبر میں
رکھدیا اور فرشتے عذاب کے آئے میرے ماتھے اور سینے پر

بسم

فرشتوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا دیکھ کر کہا کہ دور ہوا
تو عذاب سے ... نام شد ... حمد اللہ تعالیٰ
ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ والائمۃ الدین
والعلماء الراسخین اجمعین امابعد فقیر سید حامد اللہ التقوی الحنفی
اللہ تعالیٰ لعبادہ الصالحین میگوید کہ این رسالہ تجہیز وتکفین
مسلمانان در زبان آزاد و تالیف فاضل اجل وعالم اکمل
مولوی محمد عمران صاحب خان الصدق مولوی محمد غفران صاحب
ملطانی بادی حفظہما اللہ تعالیٰ وابقاہما دربیان مسائل ضروری
کہ تعلق بحالت ممات دارند رسالہ ایست عمدہ ونسخہ
ایست اعجوبہ کہ ہم طالبان را بکار آید وہم عوام را کہ باوجود آن
طالبان را احتیاج از کتب مطولہ نماند وعوام را از زبان عربی
وفارسی بہرہ نداردند فہم مسائل بوجہ احسن سہل گردید لہذا
تردید این نسخہ سطور اتفاق افتاد والسلام علی من اتبع الہدیٰ *
پوشیدہ نماند قبل ازین نسخہ ہذا طبع شدہ بود بالفعل
ازبسکہ نایاب است لہذا محمد فیض اللہ در سنہ ۱۲۴۲
بنگلہ بمطبع محمدی بمحلہ محیوابازار بقالب طبع درآورد ***